SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 31, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr . Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یعرف المجرمون بسیمہم فیوخذ بالنواصی والاقدام O فبای الاء ربکما تکذبن O ھذہ جھنم التی یکذب بھا المجرمون O یطوفون بینھا و بین حمیم ان O فبای الاء ربکما تکذبن O و لمن خاف مقام ربہ جنتن O فبای الاء ربکما تکذبن O ذواتآ افنان O فبای الاء ربکما تکذبن O فیھما عینن تجرین O فبای الاء ربکما تکذبن O

ترجمہ: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ۔ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ۔ تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں ۔ پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں تو، اپنے رب کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں ۔ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ بہت سی ڈالوں والیاں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ ان میں دو چشمے بہتے ہیں تو اپنے رب کی کون سی

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, December 31, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr . Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يعرف المجرمون بسيمهم فيوخذ بالنواصى والاقدام O فبای
الاء ربكما تكذبن O هذه جهنم التى يكذب بها المجرمون O
يطوفون بينها و بين حميم ان O فبای الاء ربكما تكذبن O و
لمن خاف مقام ربه جنتنO فبای الاء ربكما تكذبن O ذواتآ
افنان O فبای الاء ربكما تكذبن O فيهما عينن تجرين O فبای
الاء ربكما تكذبن O

ترجمہ: مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ۔ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ۔ تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں ۔ پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں تو، اپنے رب کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں ۔ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ بہت سی ڈالوں والیاں تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۔ ان میں دو چشمے بہتے ہیں تو اپنے رب کی کون سی

نعمت جھٹلاؤ گے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : جی میں پہلے leave applications پڑھ لوں۔ جناب ظریف خان مندوخیل صاحب ضروری کام کی وجہ سے ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، انہوں نے ایوان سے ان تواریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سردار بشیر احمد خان ترین صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ سے ۲ جنوری ۱۹۹۶ء تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ایم ظفر صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۳۱ دسمبر سے ۲ جنوری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جاوید مینگل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : زاہد اختر صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

POINT OF ORDERS

i) Re: Mian Shahbaz Sharif.

جناب چیئرمین : جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! آپ کو یاد ہوگا کہ ۲۸ تاریخ کو ہم نے ایک مسئلہ، انسانی حقوق کا اٹھایا تھا کہ میاں شہباز شریف کو یہاں اڈیالہ جیل سے اٹک منتقل کر دیا گیا۔ اس پر یہاں بہت بحث ہوئی۔ ممبر صاحبان نے اپنا اظہار خیال بھی کیا۔ جناب وزیر داخلہ نے اس بات کے متعلق on the floor of the House. یہ بیان دیا کہ ان کو آج شام یہاں اڈیالہ جیل میں منتقل کر دیا جائے گا اور اٹک سے وہ یہاں آ جائیں گے۔ لیکن جناب ہماری اطلاع کے مطابق ابھی تک ان کو اٹک جیل سے اڈیالہ جیل نہیں لایا گیا۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو statement یہاں وزیر داخلہ دیتے ہیں اس پر من وعن اور فوری طور پر عمل درآمد ہوگا۔ اس لئے تو ہم ان کی خدمت میں request کرتے ہیں ورنہ press statement بھی آ سکتی ہے۔ لیکن یہاں floor of the House پر ایک بات کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے اور یہاں ایک authentic اور واضح assurance لینے کے لئے معاملہ اٹھایا جاتا ہے اور فاضل وزیر داخلہ نے اسی وقت فوری طور پر جاکر رابطہ کرکے یہاں آکر statement دیا تھا۔ تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ اسی رات، اسی وقت شام تک یہاں لے آئیں گے لیکن آج تک جناب والا! نہ لایا گیا باوجود اس کے کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ ان کی کمر میں بھی تکلیف ہے۔ وہاں کوئی experts نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ہم ان کی آنکھوں کا علاج بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر ابھی تک وہ وہیں پر ہیں۔ ہم ان کی شخصیت اور اہمیت کا پہلے ہی عرض کر چکے ہیں۔ آخر وہ حزب اختلاف کے لیڈر ہیں۔ گورنمنٹ کی ایک positive اور پوری assurance موجود ہے لیکن اس کے باوجود اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا۔ اس میں غفلت ہے یا تساہل ہے اس کو لمبا کیوں کیا جا رہا ہے اس طرح کیوں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، جناب وزیر داخلہ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, as I commit from the floor of the House that I had got in touch with the Home Secretary, the Home Minister. Unfortunately, he had gone to Faisalabad and I tried to contact him the whole day and eventually , at night I got hold of him at Shaikhupura but he stood on ceremony with regards to provincial autonomy. He said that it was

their mandate and the jails were under their control and therefore, it was upto them. But I made that request and I told him that he should be shifted here, then he said , "Alright what you do on Sunday is that" you send us a fax and then we will implement the orders". That is what was done in this morning, my Ministry has sent a fax to them and I believe the orders have been issued. I just before coming in told my Personal Assistant to check up with Attock Jail that whether he has already left or not but I assure you that despite all these handicaps Mr. Shabaz Sharif will be here.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں بڑا مشکور ہوں جیسے بابر صاحب نے فرمایا لیکن کیا کسی صوبائی وزیر کی اتنی ہمت ہے کہ بابر صاحب کو جواب دے سکے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the pont is that rules are rules and that is what belies the fact as you passed the statement the other day. Now, it belies that entire situation because when I talked to him that night ....

Mr. Chairman: And even the Law Minister will contradict him as the Federal Law Minister, he says.....

کہ جی ہمارے کنٹرول میں ہے ۔ کیوں جی آپ کیا کہیں گے یہ کس کے کنٹرول میں ہے۔ آپ تو کہیں گے مجسٹریٹ اسلام آباد کے کنٹرول میں ہے۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

ii) Re: American attempts to topple down the Government of Iran.

Prof. Khurshid Ahmed: Rules are rules, but his rule is rule.

جناب چیئرمین۔ جی علامہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ جی پوائنٹ آف آرڈر علامہ جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ عالمی

ذرائع ابلاغ نے خبر دی ہے کہ امریکہ نے ایران میں قائم اسلامی حکومت کو گرانے کے لئے 20 ملین ڈالر کے بجٹ کی منظوری دی ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! اگرچہ یہ امریکہ کی پہلی کوشش نہیں ہے کیونکہ جب سے ایران میں امریکہ کے پٹھو شاہ کی حکومت ختم ہوئی ہے اور وہاں کے مسلمانوں نے اپنی پسند کی حکومت قائم کی ہے جس سے امریکی سامراج کے مفادات کو نقصان پہنچا ہے ، تب سے امریکہ اسلامی حکومت کے خلاف سازشوں میں مشغول ہے ، کبھی اندرونی طور پر اور کبھی بیرونی طور پر اس حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے ، یہاں تک کہ اسلامی حکومت کو گرانے کے لئے امریکہ کی سازشوں سے ایران پر 8 سالہ جنگ بھی مسلط کی گئی اور اسلامی حکومت کے خلاف جو قوتیں سرگرمِ عمل ہیں ، ان کو بھی امریکہ ہر قسم کی support دے رہا ہے اور یہاں تک کہ بیگناہ عوام تک کو نہیں بخشا ، مسافر بردار طیارے تک کو گرایا ، اگرچہ امریکہ کی یہ تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی ناکام رہیں گی لیکن امریکہ کا یہ تازہ ترین اقدام، جو اس نے نہایت ہی بے شرمی اور دیدہ دلیری سے ایک خود مختار اور آزاد ملک عوام کی حمایت اور قربانیوں سے قائم ہونے والی اسلامی حکومت کو گرانے کے لئے کوشش کی ہے یہ بین الاقوامی اصول ، قوانین اور موازین کے خلاف سراسر خلاف ورزی ہے اور اگر امن پسند قوتیں اور دوست ممالک اس مسئلے پر خاموش رہے تو امریکی سامراج کا ایران آخری target نہیں ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ امریکہ پاکستان کو بھی غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے ، پاکستان کے لئے بھی ہمیشہ سے مشکلات پیدا کررہا ہے ، مشرقی پاکستان کا جو المیہ تھا اس میں بھی امریکہ کا کردار رہا ہے، ہماری ایٹمی توانائی کے بھی خلاف ہے ۔ لہذا امریکہ کا target اسلامی ممالک ہیں اور اسلامی قوتیں ہیں ، ایسے حالات میں جبکہ ایران ہمارا ہمسایہ ملک بھی ہے ، دوست ملک بھی ہے ، جبکہ مشکلات میں ایران نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے ، پاکستانی حکومت کا فرض بنتا ہے کہ اس معاملے پر وہ خاموش نہ رہے ۔

ایران کا جرم کیا ہے ، ایران کا جرم یہ ہے کہ وہ امریکہ سامراج کے عزائم کے مقابلے میں دیوار بنا ہوا ہے ، ایران کا جرم یہ ہے کہ وہ دنیا بھر میں اسلامی تحریکوں کی حمایت کرتا ہے ، مظلوم اقوام کی حمایت کرتا ہے ، ایران کا جرم یہ ہے کہ گستاخ رسول سلمان رشدی کو مرتد قرار دیا اور اس کو واجب القتل قرار دیا ، لہذا ایران اس وقت عالم اسلام کی جنگ لڑ رہا ہے ، ایران پورے عالم اسلام کا دفاع کر رہا ہے ۔ ایسے حالات میں ہمیں غیر جانبدار نہیں رہنا چاہیئے ، یہ نہیں

سمجھنا چاہیئے کہ امریکہ کا ہدف اور target صرف ایران ہے ' یہ حالات دوسرے ممالک کے لئے بھی پیش آ سکتے ہیں ' لہذا ہمارا تقاضا ہے اور پرزور مطالبہ ہے کہ ایران نے ہمیشہ ہرمشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے ' ان حالات میں پاکستانی حکومت کو ایران کا ساتھ دینا چاہیئے اور امریکہ کے ناپاک عزائم کے خلاف آواز اٹھانا چاہیئے ۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی : جناب چیئرمین ! امریکہ نے گالی دی ہے ' fundamentalists, extremists, militants کی گالیاں دیتا رہا ہے ' اب اس کو روگ کہا ہے ' حالانکہ وہ UNO کا ممبر ہے۔ UNO کے ممبر کے لئے گالی دینا نامناسب ' ناواجب ' اس کو ہم condemn کرتے ہیں اور پاکستان کو بھی اسے condemn کرنا چاہیئے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں بھی آپ کی اجازت سے دو جملے کہنا چاہتا ہوں کہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جس نوعیت کی بین الاقوامی غنڈہ گردی ہو رہی ہے ' اس میں امریکہ سب سے پیش پیش ہے۔ سب سے زیادہ قابل مذمت بات یہ ہے کہ باقاعدہ ایک بجٹ پاس ہوتا ہے ' 28 بلین کا بجٹ ہے CIA کا ' جس میں سے 20 ملین جو ہے وہ ایران کی گورنمنٹ کو destabilize کرنے اور over throw کرنے کے لئے ہے۔ یہ ایک constitutional regime ہے ' تو اگر اس کا دروازہ کھلتا ہے ' یہ مسئلہ صرف ایران کا ہی نہیں ہے بلکہ یہ سب کے لئے ہے کیونکہ یہ New World Order ہے جو امریکہ ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ اس کا یہ حصہ ہے اور اگر اس کو ہم سب نے مل کر resist نہ کیا تو حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک نئے سامراجی دور کی طرف چلے جائیں گے ' اس لئے یہ وقت ہے کہ اس کے خلاف مضبوط محاذ قائم کئے جائیں ' پرزور مذمت کی جائے ' OIC بھی کرے ' عالمی رائے عامہ کو بھی ہم ہموار کریں ' صرف مسلمان ممالک ہی نہیں ' ہم چاہیں گے کہ اس کو condemn کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ بھی تائید کرتے ہیں اس کی۔

سید اشتیاق اظہر : جو کچھ کہا گیا ہے میں اس سے متفق ہوں ' میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایران کی حمایت کرنی چاہیئے اور ایران کے خلاف بین الاقوامی طور پر جو سازشیں کی جا رہی ہیں اس کی پرزور انداز میں مذمت کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کا جواب آ جائے، پھر آپ کی بات سنیں گے۔ جی جناب فارن منسٹر صاحب۔

Sardar Assef Ahmed Ali: Mr. Chairman, it is of course correct that there has been reports in the American media that the Congress has passed a Bill sanctioning 20 million dollars for what is described and I quote as "A Small Scale Powered Action Programme Aimed At Moderating The Government of Islamic Republic of Iran". TheIranian Majlis, Mr. Chairman, so far has not reacted to this news. Statements on this subject have been issued by the Iranian Foreign Minister as well as the Iranian Foreign Ministry's spokesman. Dr. Wallayati has also addressed the letter to the U.N. Secretary General in this regard. We are in touch with the Iranian Authorities to get further reactions on the matter. Iran is not only our neighbour but is a country with which we have deep routed ties of cultural friendship and cooperation. Any such move against Iran will be a source of great concern for the Government and the people of Pakistan. Pakistan has scrupulously followed a policy of strict non-interference in the internal affairs of all countries. It respects other countries, also adhere to the same principle without which global and regional peace and stability will continue to be an illusive breath. Such a covet action would be a blatant interference in the internal affairs of a sovereign country and would negate the basic principle of inter-state conduct. It will be a matter of particular concern to Pakistan which enjoys glow style of the brotherly country of the Islamic Republic of Iran.

The United States is a global power and has a special responsibility to join other nations in respect for international and regional peace and stability.

The report about its alleged intention to interfere in Iran is contrary to such a goal. We hope that no such action will take place.

I must however, point out that the reported U.S. legislation is a covet action Bill on which we have no authoritative information beyond press and media reports. While we would condemn any interference by any country in the internal affairs of brotherly Islamic Republic of Iran, it would be unwise for this august House, like ours to pass a resolution based exclusively on reports in the press of a third world country. We also enjoya friendly relation with the U.S.A.. We have maintained that the continuing acrimonious exchanges with the U.S.A. which is a sole super power and the Islamic Repulic of Iran, an important power in our region is not condusive to maintenance of peace and stability. We have urged and will continue to urge them to resolve their differences peacefully. We would be prepared to assist in bringing about such a happy result and we are available with our good offices to play this role. I would like to assure this House that in the light of the various points of order that have been raised that the Government of Pakistan will intensify its efforts to promote peace and understanding between the two countries. And in any case, Mr. Chairman, we will continue to take the universally accepted principle of non-interference as the basis of international law and morality. Thank you, Sir.

ADJOURNMENT MOTIONS

i) Re: Strike at the Call of 'Milli Yakjehti Coluncil' and Police high handedness.

جناب چیئرمین: شکریہ جی، پروفیسر صاحب، آپ کی تحریک استحقاق ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! آپ کو علم ہے کہ کل ملی یکجہتی کونسل کی

دعوت پر پورے ملک میں strike ہوئی ہے' ----- ٹھیک ہے میں اس بحث میں نہیں پڑ رہا' موثر strike ہوئی ہے اور آبادی کے ایک بڑے حصے نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور جمہوریت کے اندر یہ ہڑتال ان معروف طریقوں میں سے ہے' جس کے ذریعے عوام اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ strike peaceful تھی' شروع سے آخر تک اور ہماری ہمیشہ یہی intention رہی ہے' لیکن اس کے باوجود جگہ جگہ حکومت نے زیادتیاں کی ہیں' حملے کئے ہیں' تقریباً چار سو سے پانچ سو کے قریب افراد گرفتار ہوئے ہیں' پچاس ساٹھ افراد زخمی ہوئے ہیں۔ خود منصورہ پر shelling ہوئی ہے' مسجد پر shell پھینکے گئے ہیں' مکانات پر shell گرے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے جس طرح violence کی راہ پر ڈالنے کی کوشش کی یہ اس ملک میں جمہوریت کے ارتقاء کے لئے خطرناک ہے۔ ہم سب کو جمہوری ذرائع کے اندر آئین اور دستور کے framework کے اندر اختلاف کا' احتجاج کا پورا پورا حق ہے۔ کل آپ جب یہ strike کرتے تھے اور حدود کے اندر کرتے تھے' ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا' آج اگر ہم strike کر رہے ہیں تو آپ کے اندر اتنی برداشت ہونی چاہیئے۔ میں خصوصاً وزیر داخلہ سے یہ بات کہوں گا کہ وہ ایوان کے اس معاملے میں statement دے کر بتلائیں کہ حکومت کی طرف سے یہ violence اور خاص طور سے shelling لاہور کے اندر جگہ جگہ پر گرفتاریاں' اور ابھی تک چار سو سے زیادہ افراد گرفتار ہیں۔ تو اس معاملے میں صحیح پوزیشن سامنے لائیں اور اگر افراد اپنے جائز حق کے لئے اظہار کرتے ہیں' احتجاج کرتے ہیں تو انہیں حق ہے' اس کی بنیاد پر انہیں گرفتار کرنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جی آپ بھی ملی یکجہتی کونسل میں شامل ہو گئے ہیں----

Maj Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the point is that at no place arrest and things were made until the individuals took the law into theirown hands. In certain places in Lahore, there was violence by the crowd because they wanted to shut down the shops and things and that is the strong hold because Qazi Sahib himself had taken the Fortrous in Lahore that he would control it. So, there was bound to be violence and there was violence and that is why the police reacted.. In Islamabad a few arrests were made. But I told

them, I said release them, because there is no sort of heinous crime has been committed or serious crime has been committed and I think they have been released. As far as the others are concerned, if you give me the particulars, we will look into it and if there are no formal FIR as to the breakage of property or sort of danger to human life or no grievous hurt to any one, we let them go.

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! اخبارات میں آپ نے ساری رپورٹنگ دیکھی ہو گی، کوئی ایک ایسا واقعہ نہیں ہے جہاں strike کرنے والوں کی طرف سے violence ہوئی ہو اور پتھراؤ کیا ہو، کسی دوکان پر پتھراؤ کیا ہو، کسی چیز کو آگ لگائی ہو، لیکن اس کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ پولیس نے متعدد مقامات پہ لوگوں کو گرفتار بھی کیا ہے اور مجبور کیا ہے کہ وہ دوکانیں کھولیں اور دوکان کھولنے کے بعد وہاں کھڑی رہی۔ یہ رویہ جمہوریت کے خلاف ہے۔ یہ بھی رپورٹ ہوا ہے کہ علماء کی ڈاڑھیاں نوچی گئی ہیں، طلباء کے ساتھ زیادتیاں کی گئی ہیں، یہ رویہ صحیح نہیں ہے، ہم آپ کو بھی موقع دیتے ہیں کہ آپ اختلاف رائے کا اظہار کریں، ہمیں بھی آپ موقع دیں کہ ہم اختلاف رائے کا اظہار کر سکیں۔ آپ آج کا نوائے وقت دیکھ لیں-----

(مداخلت)

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir' the point is that no twonewspapers say the same thing apart from this the MYCHarrtal was a total failure. That is the only thing that they are agerrd upon . And then that there was a little scuffle with the police in Lahore. Here' they burnt .tyres at 5 O clock in the morning at Murree Road when no one was there. And they did try or attempt even at other places like Peshawar when old Samiul Haq went there to take out a procession and he could lay his hands only on 400 people

Mr Chairman: He says 'he is very young'.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I tell you why? Because the ANP fortunately did not join them 'the PML (Nawaz Sharif) did not join them. I mean we will be fair. I mean we mever joine d them and so there is no confliet.

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب -

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب چیئرمین ! شکریہ' جناب! میں ایک اہم مسئلے کی طرف جناب کی توجہ point of order کے ذریعے دلانا چاہتا ہوں میں نے پہلے بھی اس معزز ایوان میں عرض کیا ہے کہ سینڈک پروجیکٹ جو ہے وہ اس وقت بہت مالی مشکلات سے دوچار ہے اور وہ بھی ایسی سٹیج پر جبکہ اس کی پروڈکشن تیار ہے - تانبے سونے کو الگ کرنے کی جو سٹیج ہے وہ اس پر پہنچا ہوا ہے 'اور کچھ فنڈز کی منسٹری نے بھی منظوری دی ہے جو natural Resources کی منسٹری ہے پٹرولیم اور Natural Resources کی انہوں نے بھی اس کی منظوری دی ہے کہ یہ ضروری فنڈ ہے ان کو دیا جائے -اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جناب یہ بلوچستان کا واحد پروجیکٹ ہے جس پر کام ہو رہا ہے اور جو مکمل ہوا ہے اور اس کی جو ابتدا تھی اس کا بھی وزیر اعظم صاحبہ کو افتتاح کرنا تھا تو وہ بھی اس کو موخر اس لئے کیا جا رہا کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس پراجیکٹ کو اب ایسے مرحلے پر ناکام بنانے کی کوشش کی جارہی ہے جہاں کروڑ ہا روپے خرچ ہوئے ہیں اور چین جیسا ایک دوست ملک اس پراجیکٹ میں شریک ہے تو بے شمار نوجوان جو ہیں سینکڑوں کی تعداد میں وہاں بر سر روزگار ہیں اور یہ ایک ایسا منافع والا پراجیکٹ ہے مگر بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بلوچستان میں کوئی بھی پراجیکٹ ہو اس کو اہمیت نہیں دی جاتی ایسی سٹیج پر جبکہ وہ تیار ہے مکمل ہے -وہ کہتے ہیں کہ دو مہینے کے لئے ہمیں یہ فنڈز دیئے جائیں اس کے بعد یہ پروجیکٹ خود اس قابل ہو گا اپنے اخراجات بھی پورے کرے گا اور ملک کے لئے بچت اور منافع بھی دے گا اور وہ جو china کے lons ہیں اس کو بھی ادائیگی کے قابل ہو جائے گا- میری سمجھ سے بالا تر ہے کہ بلوچستان کے نمائندوں اور عوام کے لئے اس سٹیج پر اس کا روکنا یا اس کو پایہ تکمیل سے دور رکھنا یہ کہاں کا انصاف اور دانشمندی ہے آپ کے توسط سے معزز ایوان کے توسط سے میں وفاقی حکومت سے عرض کروں گا کہ وہ مہربانی کرے' نظر

ثانی کرے اور ان فنڈز کو فوراً release کرے۔

جناب چیئرمین - OK جی آپ اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب میں اس کو revive کرنے کے لئے میں نے بہت اہم رول ادا کیا تھا میں اضافہ کروں گا ڈاکٹر صاحب کی اس بات کے اوپر کہ اس وقت جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ ٹرائیل پروڈکشن شروع ہو گیا تھا furnace کو آگ دے دی گئی تھی اور ڈیڑھ مہینے کے بعد اس furnace کو بجھایا گیا اس سے establishment کو بھی شدید نقصان ہو گا اور یہ پورا process جو ہے وہ reverse ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ جو penalty clause ہیں china سے agreement کے اندر وہ penalty clause چائنہ invoke کر سکتا ہے ایسے نازک وقت پر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں furnace کو آگ دینے کے بعد ٹرائیل کے چھ ہفتے گزرنے کے بعد پھر اس کو بند کیا گیا ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس معاملے میں اس ایوان کو اعتماد میں لے۔

(The House then adjourned for prayers.)

[House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین- پروفیسر خورشید احمد صاحب' آپ کی تحریک استحقاق ہے۔

پروفیسر خورشید احمد- جناب والا ! تحریک استحقاق تو ہے لیکن سننے والا کوئی نہیں ہے۔ ایوان بالکل خالی ہے' نہ وزیر ہے' نہ کوئی مشیر ہے' نہ کوئی سینٹر ہے۔

جناب چیئرمین- ابھی آ جائیں گے۔ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔

بیگم نسرین جلیل- آپ کو یاد ہے ابھی دو تین روز پہلے ہم نے ایک Call Attention Notice regarding unabated killings of MQM workers دیا تھا - اس کے بعد سے ہمارے تین کارکن محمد ارشد قریشی ' معراج احمد اور محمد سلیم کو مختلف جگہوں سے گرفتار کرکے اور تشدد کا نشانہ بنا کر گولی سے ہلاک کیا گیا اور شبیر حسین عابدی کو 28 تاریخ کو گرفتار کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا - یہ سلسلہ مستقل جاری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکومت کی

سرپرستی اور ایما سے ہو رہا ہے - میں جاننا چاہوں گی کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا اور to kill کا لائسنس حکومت پولیس سے کب واپس لے گی۔

Mr. Chairman: Do you want to say anything on this?

Mian Raza Rabbani: Sir, we have reiterated on a number of times that the Government has given no licence to any body and that the Government is not involved or there are no custodial killings that are taking place.

iii) Re: Funding raising by Mr. IMRAN KHAN and hurdles put by the Government.

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے ایک بہت ضروری point اٹھانا چاہتا ہوں کہ اخبارات کے اندر اور صرف ملک کے ہی نہیں بلکہ گلف ٹائمز اور بیرونی دنیا کے اخبارات کے اندر بھی یہ خبر آئی ہے کہ عمران خان نے جو کینسر ہسپتال قائم کیا ہے اس سلسلے میں حکومت کا رویہ نہایت معاندانہ اور negative ہے - عمران خان کی ذات زیر بحث نہیں ہے اس کے سیاسی نظریات زیر بحث نہیں ہیں - وہ اس ملک کا ایک معزز شہری ہے اور اس نے کینسر ہسپتال قائم کرکے انسانیت کی خدمت کی ہے ' اس ملک کی خدمت کی ہے اور وہ ہسپتال میں نے خود جا کر دیکھا ہے ' سینکڑوں دوسرے افراد نے اس کو دیکھا ہے اور وہاں پرغریب لوگوں کو وہ سہولتیں مفت فراہم کی جا رہی ہیں جن کے لئے ہماری حکومت محض اپنے چہیتوں کو باہر بھیج کر کروڑوں روپے کا زرمبادلہ خرچ کرتی ہے ' اس کا اشتہار ٹی وی پر نہیں آ سکتا ' اس کا نام نہیں آ سکتا جو facts اس نے دیئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کو dispute کریں ' اس کو bound کیا جا رہا ہے ' انکم ٹیکس والے بھی ' دولت ٹیکس والے بھی ' ایف آئی اے والے بھی ' حتیٰ کہ پی آئی اے نے جو facilities اس ادارے کو بطور ایک charitable ادارے کے دی تھیں ' جو اس کا حق ہے ' وہ withdraw کر لی گئی ہیں - اسی طریقے سے charitable اداروں کو جو بھی مراعات دی جاتی ہیں ان donations کے متعلق یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ان کا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے نہیں ہے ' کسی قسم کا سیاسی background نہیں ہے ' ان کا تعلق کسی شخصیت سے نہیں ہے۔ آپ کا حق ہے کہ قاعدے کے مطابق آپ

accounts دیکھیں لیکن اس کے بعد impartially پوری مدد ملنی چاہیئے بلکہ ان چیزوں کو encourage کرنا چاہیئے ۔ ایک اچھی مثال قائم ہوئی ہے ۔

جناب والا ! میں اس طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور آپ کے ذریعے حکومت سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ان معاملات کے اندر تھوڑدے پن کا مظاہرہ نہ کریں ، کچھ قومی روایات ہیں ، کچھ قومی ادارے ہیں ان کو بننے دیں ۔ آپ کے جو اختلافات ہیں جہاں چاہیں ان کو پورا کریں ، سیاسی میدان میں اس کی بہت گنجائش ہے لیکن خدمت کے میدان کے اندر ، تعلیم کے میدان کے اس قسم کے جو کام ہو رہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے اور ان کو اس طرح indiscriminate نہیں کرنا چاہیئے ۔ یہ بڑی زیادتی ہے اور اس سے پوری دنیا میں پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے ۔ اگر اپنا خیال نہیں ہے تو کم از کم پاکستان کے بیرونی دنیا میں اچھے نام ہی کا خیال کرتے ہوئے حکومت اس معاملے میں اپنا رویہ تبدیل کرے ۔

جناب چیئرمین- چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین -جناب والا! آپ کی اور ایوان کی اطلاع کے لئے میری گزارش ہے کہ حال ہی میں پنجاب حکومت نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو حکم دے رکھا ہے کہ عمران خان جب بھی کسی شہر میں fund raising campaign کے لئے آئیں تو ایک تو ان کے لئے رکاوٹ پیدا کی جائے اور دوسرا چھوٹے چھوٹے اضلاع میں جو کاروباری لوگ ہیں جو فنڈ دیں ان کے اوپر بھی کڑی نظر رکھی جائے۔

جناب چیئرمین- جی نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی-جناب والا ! عمران خان نے ایک ایسا ادارہ قائم کیا ہے جو ملک کے لئے باعث عزت اور وقار ہے ۔ حکومت کو چاہیئے تھا کہ اگر خود ایسے ادارے قائم نہیں کر سکتی ، اس ادارے کی سرپرستی کرے بجائے اس کے کہ رکاوٹیں ڈالے ۔ رکاوٹیں پیدا کرنے سے حکومت کی بدنامی ہوگی اور حکومت کی نیک نامی کے خلاف یہ معاملہ جائے گا ۔ اس لئے میں بھی درخواست کروں گا کہ حکومت اس کی سرپرستی کرے ، رکاوٹیں دور کرے اور اس ادارے کو کامیاب بنائے۔

جناب چیئرمین- جی رضا ربانی صاحب فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, Malik Muhammad Qasim Sahib, will respond on the serious side but in a lighter vein you would recall---

پروفیسر خورشید احمد - جناب والا ! یہ بہت serious مسئلہ ہے اسے مذاق نہ بنائیں۔

Malik Muhammad Qasim: I agree, Sir, it is a serious matter. But the point is that as far as I know it is not a charitable institution. It is a trust of the family members and I am sure Professor Sahib must be knowing that the Government of Pakistan whosoever may be the government, they gave this hospital free land. Then, the Governments have been trying to help him in every way. So much so there is not a single instance in which a private institution has been given so much of latitude that cameras or other equipments worth millions of rupees have been exempted from duty whereas in this hospital the Government has exempted all that equipment from every type of duty. Then, there are certain rules and regulations on the basis of which you make the boys collect funds and all that. Nobody has stopped, I have the greatest respect for him and greatest regard for him but let us not make politics out of everything. Whatever is happening in the country, we are doing those sort of things, he has a good name, he should not spoil his name by coming out in the press in this manner.

As far as income tax is concerned, I have come to know or read in a statement something like that that the authorities have asked him for income tax. Why shouldn't he be asked, is he beyond anybody else? You talk of sportsmen. Look at the top sportsmen of the international world. See Stephy Graph what has happened to her? What has happened to her father? It is very strange that in this country the concealment of income tax has not been felt. There is not a single

punished. It has not been punished whether an individual has done it or whether the officials have colluded with the individual and have done away with the income tax. If he is being asked about the income tax, he is a citizen of this country, he was duty bound, he should have done it on his own. He should have given the returns on his own if he has not given.

Why should one make politics out of this, just because one is a good player? It doesn't mean that one should go on doing everything. So, therefore, let us not, in this matter at least if he has a good hopsital, if he is going to run it nicely, I will at least praise him. The whole of this Government's people will also praise him. If he does anything good it will be praised but it is very strange that he is spending so much of money, he is doing everything, he is duty bound even from the citizens point of view, from the country's point of view that if he is collecting so much of funds there should be audits. Let there be an internal audit or something like that whatever it is. So to ask him that what is your income or are you paying the income tax or not, are you paying the wealth tax or not it is the government's duty to do it. Unfortunately the income tax department and I, without any fear of contradiction, say that they have failed in their duties, they don't ask the people in Pakistan to give their returns properly.

جناب چیئرمین۔ شکریہ - جی اب privilege motion پہ آجائیں کہ ابھی نہیں -

پروفیسر خورشید احمد۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک عمران خان صاحب کے انکم ٹیکس دینے نہ دینے کا تعلق ہے میرے point of order کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ انکم ٹیکس دے اپنی دولت کی مناسبت سے اور حکومت کا حق ہے کہ وہ ان سے لے۔ لیکن جیسا کہ ملک صاحب نے کہا سب سے پہلے officially میری Finance

Committee نے اپنی official رپورٹ میں یہ بات on record لائی کہ اس ملک میں tax evasion کی کیا صورت ہے اور کیوں یہاں پر punishment نہیں ہوتی ہے عمران خان تو عمران خان ہے یہاں پر تو پتہ ہے کہ officially Mercedez import کی جاتی ہے باقاعدہ government کی permit لے کر کی جاتی ہے اور کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ ان مرسڈیز کی قیمت کہاں سے ادا کی گئی ہے اور جب ان لوگوں کے انکم ٹیکس ریکارڈ کو دیکھا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ کسی نے بھی سال میں ایک پیسہ تک نہیں دیا ہے اور کسی نے سال میں اتنے ہزار روپے دئے ہیں لیکن Mercedies منگوا لی ہیں یہ سارے حقائق موجود ہیں کسی تفریق کے بغیر ہر ایک کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے ۔ میرے point of order کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ صرف یہ تھا کہ ایسا ادارہ جو خدمتی ادارہ ہے جس میں 90% علاج مفت غریب لوگوں کا ہو رہا ہے جو profitable چیز نہیں ہے ۔ حکومت نے اس سلسلے میں اگر زمین دی یا excise duty سے exemption دیا تو اس نے کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے ۔ اس لئے ایسے ادارے جو non commercial ہوں اور خدمت کے لئے بنے ہیں انہیں یہ ساری سہولتیں فی الحقیقت ملنی چاہیئں۔ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کا حق ہے کہ وہ accounts دیکھے ۔ عمران خان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ audit کروائے لیکن اس کو اس طرح politically hold کرنا ، facilities withdraw کرنا، اس کے اشتہارات کو ٹی وی کے اوپر بند کرنا، جہاں وہ جائے اس کے پیچھے پولیس کو لگانا، ڈپٹی کمشنر کو احکامات بھیجنا--- عمران خان نے اپنے اس واقعہ کو quote کیا ہے کہ مجھ سے پوچھا گیا کہ تمھیں شکار کا شوق ہے تو تمہارے پاس کتنی بندوقیں ہیں اور ان بندوقوں کو آپ نے wealth tax میں شامل کیا ہے یا نہیں اور اس نے جواب دیا کہ ہاں میرے پاس ایک بندوق ہے جو میرے باپ کی ہے فلاں سال خریدی گئی اور اتنی اس کی قیمت ہے ۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو ذاتیات تک نہ لائیں اور صرف ادارے کو دیکھیں ۔ یہ دیکھیں کہ اگر ادارے نے صحیح کام کیا ہے تو چاہے وہ عمران خان نے کیا ہو -- ۔ کاش زرداری صاحب کو بھی یہ توفیق ہو کہ وہ ایسا کام کرے ہمیں کسی کے بارے کوئی وہ نہیں ہے لیکن اگر عمران خان نے یہ کام کیا اور ایک اچھا کام کیا ہے تو اس کی آپ تائید کریں اور اسے encourage کریں اور اس کی راہ میں روڑے نہ اٹکائیں ۔ یہ وہ چیز تھی جس کے بارے میں میں کہنا چاہتا تھا۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Sir, let me put the record straight. The fact is that it is a family trust. All the members of that trust are family members, if it was public, if there was taken the President someone else, any President for that matter like Al-Shafa Eyes Hospital had done, the President is the Patron-in-Chief, then it becomes a sort of official obligations for the State to help him out but if only the family is to benefit and only the family is the members of the trust, then you don't expect the Government to advance him the same kind of attitude as was done in Al-Shifa. Let him make it public, let him get the some people, you can go on to that. Then, everyone would be with it but when it is a private family institution you can not have the same value.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جیسے کہا گیا کہ یہ private organization ہے ' اس وقت وزیر اطلاعات صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ' صرف یہ بتا دیں کہ ٹی وی پر اس کے اشتہارات پر کیوں پابندی لگا دی گئی ہے کیا private organization ٹی وی پر اشتہار نہیں دے سکتی اس کے علاوہ میری ایک تجویز ہے کہ اس معاملے کو Health Committee کے سپرد کر دیا جائے اور جو اس کے movers ہیں ان کو اس کمیٹی میں invite کیا جائے۔

جناب خالد احمد خان کھرل (وزیر اطلاعات)۔ جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم کسی کو بھی اجازت نہیں دیتے ۔ As a matter of principle زکوٰۃ وغیرہ کے لئے کسی کو ہم اجازت نہیں دیتے ۔ Secondly Sir, my submission is that the time of this House is too valuable to be wasted on an irrelevant.. کیا عمران خان ' عمران خان کی رٹ لگائی ہوئی ہے اور irrelevant بات کررہے ہیں ۔ اس طرح یہ ہاؤس کا ٹائم ضائع کر رہے ہیں ۔ اگر عمران خان اچھا کرکٹر ہے تو ہم اس بات کو مانتے ہیں یہ اچھی بات ہے ۔اس سے بہتر سرفراز نواز بھی ہے اس کو بھی debate کریں۔ کیا ہم یہاں کرکٹ کو debate کرنے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر صاحب آپ ان اشتہاروں پر کچھ کہنا چاہیں گے کہ اس کے

متعلق کوئی پالیسی ہے؟

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب ہم کسی کو اس قسم کے اشتہارات دینے کی اجازت نہیں دیتے۔

Mr. Chairman: Not even on payment?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Not even on payment because 123 applications were there

کہ زکوٰۃ ہمیں ٹیلیویژن کے ذریعے raise کرنے دیں لیکن کیا میں 123 میں قرعہ اندازی کروں گا۔ میں کیسے determine کروں گا۔ میرے لیئے عمران خان irrelevant ہے۔ آپ کے لئے relevant ہو گا۔

(interruption)

جناب خالد احمد خان کھرل، میں کیا کروں گا۔ سب کو اجازت دے دوں۔ جناب چیئرمین! میں سب کو اجازت دوں گا تو ٹی۔ وی۔ بند ہو جائے گا۔ پھر اشتہار ہی آتا رہے گا۔

Mr. Chairman: If there is so much demand, you raise the price.

جناب خالد احمد خان کھرل، جناب میں 123 کو اجازت نہیں دے سکتا۔ there is no way I can do it. اور کہتے ہیں اس کو پارلیمنٹری کمیٹی میں لے جائیں۔ What do you mean by Parliamentary Committee. کیا پارلیمنٹ کا یا سینیٹ کا وقت اتنا ہی بے کار ہے کہ صرف ایک عمران خان کو، پھر سرفراز نواز بھی بولے گا، پھر جاوید میاں داد بھی آئے گا۔ جناب ان کو کہیں، خدا کا نام لیں، انہوں نے اس قوم کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

Mr. Chairman: Lets we go to the next item now. Sartaj Aziz Sahib.

(interruption)

جناب سرتاج عزیز، جناب چیئرمین! یہ کسی فرد کا مسئلہ نہیں ہے۔ جو بنیادی بات ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ شروع سے private initiative کو health sector میں اور

education sector میں encourage کر رہی ہے۔ اس کے لئے مختلف incentives اور مراعات دی گئی ہیں ۔ تو کمیٹی کے لئے examine کرنا کہ وہ مراعات adequate ہیں کہ نہیں۔ آیا وہ uniformly apply ہو رہی ہیں کہ آغا خان ہے، الشفاء ہے، اور اس میں یہ بات بھی سامنے آجائے گی کہ اگر--------

جناب چیئرمین ؛ تو وہ کریں - it has nothing to do with anybody else.

The Committee wants to take it up. وہ کمیٹی جو ہماری ہے اس کا اپنا کام ہے تو آج تو we are dealing with this. اچھا جی privilege motion پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ Item No.3

PRIVILEGE MOTION

Re: alleged misstatement in the advertisement about Islamabad New City Project.

Prof. Khurshid Ahmed: We hereby give notice to move the following privilege motion under rule 60 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate:-

Islamabad New City Project issued an up-date news letter (Vol.No.1) which has been delivered with newspapers to all residents of Islamabad on Monday, the 25th December, 1995. In this up-date letter it has been claimed that the "Senate Clears the Ambiguity" about the said New City Project. This item is based on a report relating to the Adjournment Motion moved by Senator Fazal Agha and the statement given by the Minister for Housing & Works Mr. Makhdoom Amin Fahim. Such statements by Ministers are not, I repeat, sir, do not mean "clearance" from the Senate. In this news letter the position and authority of the Senate has been misused in a very malicious manner. In fact the prospective buyers have been mischievously deceived by using the alleged clearance of the Senate "which has no factual basis at all. It is also an abuse of

the name of the Senate for commercial purposes. Thisdeception in the name of the Senate and this misuse of the name of the upper House for commercial purposes is a clear violation of the privilege of the House. This also drags the name of the Senate in the promotion ofa commercial venture and has, as such been a slur on the good name of the Senate. I, therefore, submit that the Senate and its Privileges Committee should take serious note of this violation of the privilege of the Senate and take necessary steps to stop this blatant misuse of the name of the Senate.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mian Raza Rabbani: Sir, I am not opposing it as such, but I would just like to state certain facts.

جناب چیئرمین: تو پہلے یہ تھوڑی سی وضاحت کر لیں۔ ٹھیک ہے جی۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں ایک بار پھر آپ کے سامنے اس چیز کو رکھوں کہ یہ up date آیا ہے اس میں front page پر بھی اور inside page پر بھی "Senate Clears the Ambiguity" کی heading ہے دونوں مقامات کے اوپر اور اس کے بعد یہ رپورٹ دی گئی۔ میری گزارش یہ ہے کہ "Senate Clears the Ambiguity" کے اندر "clear" کا جو لفظ ہے یہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور اس context میں clear یا clearance کا معنیٰ دراصل approval کے ہیں۔ یہ گویا کہ message دیا جا رہا ہے کہ جو اعتراضات اٹھائے جا رہے تھے یا جو سوالات اٹھائے گئے ہیں سینٹ میں ایک وزیر نے بیان دے دیا ہے اور اب سینٹ کے گویا اس project کو sanction دے دی جائے۔ میرا اعتراض اسی بنیاد کے اوپر ہے بلا شبہ ایک adjournment motion یہاں آیا اس پر وزیر محترم نے بیان دیا۔ میں نے بھی supplementary سوالات کئے۔ انہوں نے جوابات دیئے اور یہی ہمارا طریقہ ہے لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ اس طرح سینٹ نے اس project کو clearance دے دی ہے یا اس کے بارے میں جو اعتراضات یہاں اٹھائے گئے تھے اس کے

بارے میں سینٹ نے satisfy ہو کر کے اس پر certificate دیا بلکہ آپ کو یاد ہوگا اگر آپ proceedings دیکھیں تو اس کے بعد یہ بات آئی تھی کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ سینٹ کی کمیٹی آف ہاؤسنگ سے اسے examine کرواتا چاہئیے پھر سینٹ کی ہاؤسنگ کمیٹی نے اس کو examine بھی کیا اس کے بعد press کے اندر بیانات آئے اور ہاؤسنگ کی Senate Standing Committee کے چیئرمین نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم مطمئن نہیں ہیں اور مزید ابھی اس معاملے میں وضاحتیں طلب کی ہیں اور چیزوں کو ہمارے سامنے آنا ہے۔ اب اس پس منظر کے اندر جناب والا! اس کو یہ کہنا کہ سینٹ نے clearance دے دی ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسی چیز ہے جس کا اگر ہم نے نوٹس نہیں لیا تو یہ بہت ہی بری روایت اس طرح قائم ہو گی اور پھر اس طرح سینٹ کو misuse کیا جائے گا مختلف تجارتی مقاصد کے لئے یا مختلف projects کو اپنی من مانی کے انداز میں استعمال کرنے کے لئے۔ اس سلسلے میں میں نے چار اہم authorities کا مطالعہ کیا ہے اور سب متفق ہیں کہ clearance کا مفہوم اجازت ہوتا ہے۔ Words and phrases legally define. کی سینیٹرز پر طور کے مثال ۔ ہوں سکا دیکھ پہلے سے ملاحظہ فرمائیں اس میں clear اور clearance پر بڑی لمبی بحث ہے جس میں صاف جتایا گیا ہے کہ clear جو ہے یہ ایک ایسی صورت حال کو واضح کرنے کے لئے قانون میں استعمال ہوتا ہے جب جہاں کسی کام کو کرنے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت ہو اور جب وہ اجازت دے دی جائے تو یہ گویا کہ clearance ہے۔ خاص طور پر یہ term استعمال ہوتی رہی ہے customs کے context میں اور میں quote کر رہا ہوں page 266 جس میں کہا گیا ہے۔

Now clearance in my opinion has a well known and a defintie meaning. It is a certificate issued by the customs showing that the vessel named in has complied with the customs requirements and is authorised to proceed to sea and the acts which have to be done by the customs to procure such a certificate constitute the process of clearing the vessel.

یہی مفہوم testimony کے لئے' will کے لئے اور دوسرے معاملات کے اندر لیا جاتا ہے اسی طرح bankingrn میں بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور جناب والا! جہاں پر cheques کو check کیا جاتا ہے اور accounts کو اس سے adjust کیا جاتا ہے۔ اسی کے لئے (clearance)

کہا جاتا ہے اور اس ادارے کو clearing house کہا جاتا جاتا ہے۔ کم و بیش یہی معنیٰ Blake کی Dictionary میں اور تقریباً یہی چیز Iyre's Judicial Dictionary میں بیان کی گئی ۔ چار authorities جنہیں میں دیکھ سکا ہوں جو unanimous ہیں , clearance, approval sanction اور جو قانونی requirements کسی چیز کے سلسلے میں ہے اگر وہ پوری ہو جائیں تو اسے clearance کہتے ہیں۔ اب آپ دیکھئے کہ سینٹ نے یہ کام نہیں کیا نہ سینٹ یہ کام کرتا ہے normally اگر کوئی مسئلہ کمیٹی میں جائے اور کمیٹی satisfy ہو جائے تو بات دوسری ہے ۔لیکن adjournment motion کے اوپر یا question کے جوابات میں جو معلومات آتی ہے اس کے لئے سینٹ کی clearance کی بات کہنا جو ہے یہ سینٹ کو mis-represent کرنا ہے کہ جناب والا! اب میں May's کی طرف آپ کو متوجہ کروں گا جس میں page 152,153 پر متعدد cases دیئے گئے ہیں جس میں کہا گیا ہے

Analogous to the publications of liable of either House is the publication of faults or perverted or partial and injurious reports of debates or proceedings of either House or Committees of either House or misrepresentation of speeches of particular members.

آگے کہا گیا ہے کہ

The Lords have a standing order which declares that the printing and publishing of any thing related to the proceedings of this House is subject to the privilege of the House.

اسی طریقے سے جناب والا! بہت اور آگے جاکر کے page 161 پر کہا گیا ہے کہ willful misrepresentation of the proceedings of members is an offence of the same character as like it. میں سمجھتا ہوں کہ willful ہے اسلئے کہ یہ خاص context ہے ۔ اور وہ context یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کے بارے میں اخبارات کے جو سوالات آئے ہیں ' سینٹ میں سوالات اٹھائے گئے ہیں ' اسمبلی میں اٹھائے گئے ہیں ' debate ہو رہی ہے اس context میں ایک ایسے brochure کے اندر جو commercial invitation ہے ۔ for subscription to land یہ کہنا کہ سینٹ Clear Ambiguity ہے یہ clearly misuse or violation of privilege

کا اس ہاؤس کے لئے ۔ اس میں یہ نہ دیکھیں کہ تعلق کس سے ہے ۔ کس سے نہیں ۔ بہت سے نام ہیں۔ جو لئے جاتے ہیں ۔ میں کوئی نام نہیں لے رہا ہوں ۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں ' کام دیکھ رہا ہوں ۔ اور اگر ایک مرتبہ آپ نے یہ موقع unchecked جانے دیا تو پھر سینٹ کے نام کو استعمال کیا جائے گا ۔ مختلف مقاصد کے لئے ذاتی پروجیکٹس کے لئے ' commercial projects کے لئے ۔ آپ یہ دروازہ کھول دیں گے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ کم از کم اس 10/11 سال کے اندر یہ پہلی مثال ہے کہ جب سے میں سینٹ میں رہا ہوں کہ سینٹ کی پوزیشن اور سینٹ کے نام کو استعمال کیا گیا ہے ۔ ایک پروموشن پروجیکٹ میں جس کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات ہوں ۔ اور سینٹ نے کوئی stand نہ لیا ہو ۔ لیکن اس کے باوجود impression یہ دیا گیا ہے ۔ کہ گویا کہ سینٹ نے اس پروجیکٹ کو clearance دے دی ہے ۔ اور جو ambiguities تھیں ' جو بھی اعتراضات تھے وہ دور ہوگئے ہیں سینٹ مطمئن ہے ۔ اور اس طرح آپ اب اس کے اوپر جتنا چاہیں پیسہ لگائیں ۔ تو جناب والا ! یہ بڑا serious معاملہ ہے ۔ اور جناب میں سمجھتا ہوں کہ قانونی اعتبار سے بھی ' اخلاقی اعتبار سے بھی اسکی ضرور گرفت کی جائے اور Privileges Committee اس پہ غور کرے اور متعلقہ افراد کو بلائے انہیں warn کرے ۔ تاکہ یہ چیزیں آئندہ کہیں repeat نہ ہوسکیں ۔ اور apologise کریں یا جو بھی طریقہ punish کرنے کا اختیار کرنا ضروری ہو وہ اختیار کیا جائے ۔ حکومت سے اس کا تعلق ہے اور نہ اپوزیشن سے اس کا تعلق ہے ۔ اس کا تعلق سینٹ سے ہے اور سینٹ کی پوزیشن ان لوگوں سے خراب ہوتی ہے جو سینٹ کے نام کو غلط use کررہے ہیں ۔ یا کرسکتے ہیں۔ یہ میری گزارشات ہیں ۔

جناب چیئرمین:۔ شکریہ -- جی جناب منسٹر صاحب ۔ جی Hayat صاحب۔

He was Chairman of the Committee on Housing, may be he wants to.....

Malik Muhammad Hayat: Sir, as Chairman of the Committee, we held a meeting and we discussed this problem with them. They could not satisfy us with the clearing of their project. We told them that we shall arrange another meeting somewhere at the end of December or early January, 1996.

In the meantime they have given this press release which is utterly false by the Government or by the Ministry cocnerned. We never approved the project, neither Senate approved the project as it goes on we still have many doubts whether it will ever mature.

In the meantime, with this advertisement they have collected lacs and crores of rupees. from innocent people who do not know the future of this place. They spelled out that this project will soon come to maturity. To blame the Senate, I think it is the biggest mistake which they have done. Senate has never approved anything. Neither my Committee approved anything nor we are going to approve anything until we are satisfied that the poor man who deposits his money will get his money's worth. In any case, anyone who pays six and a hlaf lac, 10 years' in advance he is not a poor man. I think, many people might feel sorry for it because this seems to be another a co-opt scam by the Government, by the CDA. Until we are satisfied we are not going to clear it. Thank you.

Mr. Chairman: Law Minister Sahib.

Mian. Raza Rabbani: Sir. I would most humbly just make a couple of submissions and that is that this has appeared in a news letter which is a quarterly publication and this was perhaps the first publication that has come out and it says on the front page that the Senate Clears the Ambiguity. That is undoubtedly stated. But if you just bear with me and if I have your permission to read I would read the text which is not very long. It says, Sir, recently the Upper House of Parliament discussed and debated the issue of Islamabad New City in the wake of misgivings created by negative propaganda by certain quarters. Opposing the adjournment motion moved by Senator Fazal Agha,

Makhdoom Amin Faheem, Federal Minister for Housing and Works also briefed the Senate that the project has been inaugurated to solve the acute housing shortage in the country by providing maximum housing facilities to the people. He said that as a guarantee 750 canals of land have already been transferred to the National Housing Authority. The Minister said that the Islamabad New City is a public private venture and that investment in the project will be hundred percent safe. He further said that total investment is being arranged by the private sector. Then, it goes on to the next page where it says that the Minister for Housing, Mr. Amin Faheem said that Islamabad New City is the best manifestatioin for joint venture housing project which will set up a precedent for a massive constructioin process through out Pakistan. The project is a symbol of public private joint venture to which the Government has no financial involvement. However, he assured the House that the entire scheme would be implemented in accordance with the commitment made. Since all regulatory and monetary control lies with the Government, complete transparency will be observed throughout its execution process.

Now sir, here my humble submission is that the headline or the title to this may not be correct in English as such but the entire report that follows is nothing but a reproduction of the statement of the Minister for Housing and Town Planning that he made on the floor of the Senate and nowhere has it been alluded that the Senate at any stage or at any subsequent stage , at the committee stage took up the matter or gave its recommendations or agreed with them or did not. It does not even go to the extent of saying that the statement that was made by the honourable Minister for Housing and Town Planning on the floor of the House whether there were any objections to it or there were no

objections to it. It is a simple reproduction of the statement of the Minister on the floor of the House. The Ministry did get in touch with these people or the privilege motion had been moved and it came to its notice. They have regretted the incidence; they have said that in no manner was it intended that the name of the Senate should be misused. They are ready to apologise. They are ready to reprint in their next issuethat the caption that has appeared may have been misguiding, may not have been correct, may have been misleading to a certain extent and they are ready to apologise to the House on this account sir, because they say that there was no intention of using the name of Senate or using the Senate in those terms which in fact is substantiated by the contents of the report itself. Sir! Because the report as I have read out to you, is noting but the reproduction of the statement and even the various citations that the honourable Senator has given from May's and all, deals with false, partial misrepresentation of speeches. But here there is no question of misrepresentation of the speech.

Mr. Chairman: Except the headline.

Mian Raza Rabbani: Except the headline and that has not been done with any malicious purpose, without anyting attached. And sir, you have seen that even in the normal course of reporting at times some of the headlines that appear are slightly misguided from the content itself but nevertheless, they are ready to satisfy the House by issuing an apology to that extent.

Mr. Chairman: Prof. Sahib, *prima facie* I would be inclined to agree with you that when the headline is misleading, it does give the impression that the Senate has cleared this. It does *prima facie* amountsto breach of privilege

but considering that they have apologised and they are also willing to rectify the situation by correcting this, what purpose would be served by sending this to the privileges committee because that is what you had asked for that they should call them and warn them. Since they have already realised that they committed a mistake and they misused the name of the Senate and they have apologised and are ready to do whatever you require so, in these circumstances what would be your advice?

پروفیسر خورشید احمد۔ میں اس معاملے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ میرا مقصد کبھی بھی یہ نہیں ہوتا کہ ہم بے وجہ کسی کو بند کوٹھڑی میں لے جائیں لیکن چونکہ ایک ایسی چیز ہوئی، جو بڑے پیمانے پر تقسیم ہوئی اس لئے اس کا نوٹس لینا ضروری تھا اور خاص طور پر اس کا یہ ہے کہ یہ پریس میں apologise کریں اور next issue کے اندر اپنی غلطی کو rectify کریں۔

(مداخلت)۔

جناب چیئرمین: پریس میں تو آجائے گا۔ I hope that the Press will report this that this was a misrepresentation but in view of the fact that they have apologised so, we end the matter here and no further proceedings are required.

پروفیسر خورشید احمد۔وارننگ کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ وارننگ ہوگئی جی۔

Adjournment Motion

i) Re: reported presence of FBI agents in Pakistan.

Mr. Chairman: Next adjournment motion by Syed Fazal Agha Sahib, Hafiz Hussain Ahmed Sahib. Both are not present so, this stands dropped. Next is in the name of Syed Fazal Agha and Hafiz Husssain Ahmed.

The first was No.1 and this is adjournment motion No.2. They are not present. Stands dropped. No. 12 Prof. Khurshid Ahmed Sahib, on the reported presence of FBI agents in Pakistan.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں اس معزز ایوان سے اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التواء پیش کروں۔

It has been reported in "THE MUSLIM' of dated 27.11.95 that key officials of FBI have been operating in Pakistan, particularly, the capital city of Islamabad, in a manner that cannot be described as official and transparent. While it was reported that an investigation team was coming on 22nd November, 1995, even a day earlier, FBI activity was detected which was not in the knowledge of the Foreign Office and the national intelligence agencies. It is also reported that local numbered cars are being used by these foreign intelligence agents, contrary to rules of behaviour for foreign diplomats.

This infiltration of foreign agencies is a matter of serious national concern and is of recent occurrence/knowledge. I, therefore, beg to move that the normal business of the house be suspended to discuss this important issue.

Mr. Chairman: Is it being opposed Mr. Minister.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I want to give a brief statement.

پروفیسر خورشید احمد۔ ٹھیک ہے جی ہم جنرل صاحب کو accommodate کرتے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar: The point is that after the Egyptian Embassy blast incident, the American Embassy talked to me and I said yes, if you can give us some expert from explosives and to that extent only two people came over here and they have already gone back long ago. So, I

think, this is all misconceived because they came only for that limited purpose. They got the explosives. They have taken them back for analysis. They have still not given us the report but they have gone back. Apart from that there was only one understanding with them and that was in April when we went last year that because of increased quantum of terrorism one FBI officer should be posted in the American Embassy over here in Pakistan and on reciprocal basis we will also have an FIA officer posted in our Embassy in Washington. So, to that extent is only the FBI involvement in Pakistan, nothing beyond that. This time in Peshawar--- the Peshawar Police was confident and they said that they had already the samples and they knew what was it all about, we made no request.

جناب چیئرمین- پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد - جناب والا! روزنامہ "مسلم" کی رپورٹ میں تین چیزیں categorical کہی گئی ہیں - پہلی بات یہ ہے کہ آپ کے مہمان' FBI والوں کی جو شیڈول تاریخ تھی' اس سے ایک دن پہلے FBI کے ایجنٹ یہاں موجود تھے - اگر یہ بات غلط ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ یہ غلط ہے -

جناب چیئرمین- انہوں نے یہ کہہ دیا ہے -

پروفیسر خورشید احمد - انہوں نے categorical نہیں کہا بلکہ ایک general بات کہی ہے -

جناب چیئرمین- انہوں نے یہ کہا ہے کہ مصر ایمبیسی کے blast کے بعد FBI کے نمائندوں کو بلایا تھا - کیا دو آدمی آئے تھے ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر- جی-

جناب چیئرمین- دو آدمی آئے تھے اور سارا کچھ لے کر چلے گئے - اس کے علاوہ کہتے ہیں کہ by mutual arrangement, we have an FBI man in American Embassy

and apart from that , every thing is clear.

پروفیسر خورشید احمد۔ چونکہ میری تحریک التوا کا یہ موضوع نہیں ہے لیکن یہ خود ایک بڑی objectionable چیز ہے کہ ہم ایک دوسرے ملک کی intelligence agency کو یہاں پر ایک مستقل مقام دیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری administration کا failure ہے ' قومی عزت و غیرت کے خلاف ہے لیکن میں جو بات کہنا چاہتا تھا ' وہ یہ ہے کہ جو باتیں اس رپورٹ کے اندر کہی گئی ہیں ' اگر وہ صحیح نہیں ہیں جن میں بڑی اہم چیز یہ ہے کہ واقعہ سے پہلے ان کی موجودگی ' اس کے بعد ان کی movement اور ایسی movement کہ جو خود Ministry of Interior اور Foreign Office کی طرح نہیں ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ایک secret, Government within Government ہے جو Foreigners کی نگرانی کے لئے ہے ۔ یہ کام امریکہ کی Agencies نے دنیا کے دوسرے ممالک میں کیا ہے۔ ایسا ایران میں ہوا ہے ' Chilli میں ہوا ہے اور یوروگوا میں ہوا ہے ۔ اس کے بارے میں evidences موجود ہیں۔ اور خود امریکہ کی جو فارن تعلقات کی کمیٹی ہے سینیٹر چرچ اس کا صدر ہے اس کی آفیشل رپورٹ میں تقریباً 13 ممالک کے بارے میں انہوں نے confers کیا ہے کہ ہماری انٹیلیجینس ایجنسیز وہاں جا کر یہ کام کرتی رہی ہیں جسے انہوں نے censure کرنے کی کوشش کی ہے تو اس تمام بیک گراؤنڈ میں میرے لئے ضروری تھا کہ اس مسئلے کو یہاں پر اٹھاؤں اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر داخلہ کی ذمہ داری ہے کہ ان دو افراد کے علاوہ جنہیں آپ نے خود بلایا ہے آپ نگاہ رکھیئے' اس بات کے اوپر کہ کہیں فارن انٹیلی جنس ایجنٹس یہاں پر خود اپنے initiative کے اوپر operate تو نہیں کر رہے ہیں اور اگر یہ صحیح ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ It should be handled with a firm hand, ہماری sovereignty غیرت اور عزت کے یہ خلاف ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Sir, I am as jealous of our sovereignty as anyone else would be and I would never permit anyone to come without any due authority and without our permission and concurrence and that is why when we talk to each other I requested them, like

when the Assembly fire took palce I asked for the French and the Americans simultaneously so that we had more than one view on that issue. So for these expertise items only and then secondly there had been a blast in noklahoma, there had been a blast in Riyadh. So, I asked them for the samething. We wanted to see whether there was a chain of actions. Whether the explosives were identical or otherwise. Now, similarly they are having problem in Phillipine, they have again requested us to go and interrogate the people. They have given us, even the Americans have given us access to go and interrogate Ramzay and Captin Majid and those people who were involved in terrorism in the past. So, the point is that it is purely on a mutual basis and we will never allow anyone to come and interfere with our internal affairs unless it is with the implicit clearance of the Government of Paksitan, we would never allow that.

Secondly, about the vehicles he said, I am afraid, there have been one or two cases but they pertain to the Iranian Embassy and we have had a check on them and we warned them that they will not move around in private number vehicles.

Mr. Chairman: Thank you. Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں ممنون ہوں وزیر موصوف کا لیکن میں ذرا سی زحمت دوں کہ میں نے جو " مسلم " کی رپورٹ آپ کو بھیجی تھی اس میں صرف ایک نہیں بلکہ متعدد کاروں کے نمبر بھی دیئے ہوئے تھے مثلاً نمبر پلیٹ RIT 2707, ETD5473, ID1510. LOR 6 029, FLTA 4343 PC1714, RIM 2441, RIT 9092, IDD 2308, And LOV 703 یہ تو انہوں نے نمبر دیئے ہوئے تھے کیا ان کے بارے میں آپ نے investigate کیا ہے۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: I am sorry, I have not done this but I will take the numbers from him and I will report back to

the House, I will investigate thoroughly as to who is using the number plates and I will report back to the House.

جناب چیئرمین: یہ ساری تفصیل "مسلم" میں دی ہوئی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر: وہ میں دیکھ لیتا ہوں۔

Mr. Chairman: So disposed of in the light of the statement of the Interior Minsiter. Next is Ishtiaq Azhar Sahib No. 15.

اس وقت تو وہ گورنمنٹ کو defend کر رہے ہیں جی اشتیاق اظہر صاحب۔

iii) Re: no permission to take part in the general elections to the overseas Pakistanis.

سید اشتیاق اظہر: اخبار "ڈان" مورخہ 26 نومبر 1995 کی اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ کویت کی پاکستانی آبادی کو وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر کے اس بیان سے شدید ذہنی اذیت پہنچی ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو قومی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ وزیر داخلہ کا یہ کہنا کہ سمندر پار پاکستانیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے ان کو قومی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی جاتی ہے تو پاکستانی قوم کو نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کویت اور گلف میں پی پی پی کے چیف آرگنائزر حاجی عبدالنور نے جناب نصیر اللہ خان کے اس بیان کو غیر ذمہ دارانہ اور غیر جمہوری قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو قومی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دینا ' ان کا جمہوری حق ہے اس سے انہیں محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یہی بات "کویت ٹائمز" کے اردو ایڈیٹنگ ایڈیٹر صغیر شاہ صفدر نے بھی کہی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سمندر پار پاکستانی اپنے اپنے علاقوں میں ووٹر کی حیثیت سے پہلے ہی شامل ہوچکے ہیں اس لئے انہیں ووٹنگ کے حق سے محروم کرنا بڑی زیادتی ہے۔ وزیر داخلہ کے اس بیان سے چونکہ سمندر پار پاکستانیوں میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اس لئے سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ وزیر داخلہ سے پوچھا جائے کہ انہوں نے یہ بیان اپنی مرضی سے دیا ہے یا اس سے صرف حکومتی نقطہ نگاہ کی ترجمانی ہوتی ہے یہ فوری اور اہم نوعیت کا سنگین واقعہ ہے اس لئے اس پر بھی سینٹ میں سیر حاصل

بحث ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین، جی جناب منسٹر صاحب۔ کافی تفصیل سے انہوں نے بات کر لی ہے

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر ، میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is that under the present law there is no contingency or authority on which they can be allowed. The Election Commission,.:.. we took it up with them after this thing came up. So they said that they are going to take it up with the Law and Justice Division. Whether it can be made possible because I don't think universally, anywhere this privilege is extended to any place and let us look at India, the next door. They also have a large population abroad/overseas. They have not granted this right to their citizens and secondly, I will give only one short experience of Chitral. There the postal ballot in 1988, I was looking the election on bahalf of Begum Bhutto. Now, what had happened was that since the election was being conducted under the then government the postal ballot was entirely tilted towards the candidate that the government was supporting. Out of about 2 thousand votes the postal ballot that was the Chitral Scouts and other people, about 1990 votes were cast in favour of Mohiuddin Shahzada. He lost heavily with the normal voting but he could have tilted if there had been a close margin, the whole thing could have been tilted that way. So there are fears and there are dangers that are inherent in the system. It is not allowed anywhere else. But since they have raised the issue, we have taken it up with the Election Commission. The Election Commision is taking it up with the Law and Justice Division.

جناب چیئرمین۔ تو بنیادی چیز یہ ہے اشتیاق اظہر صاحب: وہ یہ فرما رہے کہ یہ مسئلہ تو صرف قانون کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور قانون جو بنے گا اس کے مطابق ہوگا۔ اور ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ if something can only be a remedy to a legislation تو وہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں بنتا۔

جناب اشتیاق اظہر۔ میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد بہت بڑی مقدار میں سرمایہ پاکستان کو فراہم کرتی ہے۔ اس لئے اگر اس قسم کا کوئی فیصلہ ہوا تو اس سے پاکستان کی بیرونی ممالک سے آمدنی پر بھی اثر پڑے گا۔ دوسری بات جو اس میں کہی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو لوگ باہر پاکستان کے مقیم ہیں۔ یہ پاکستان کے اندر ووٹرز کی حیثیت سے ان کے نام ووٹر لسٹ میں درج ہیں۔ یہ ان کا حق ہے۔ اگر ان کو اس حق سے محروم رکھا جائے گا۔ تو کیا یہ ملک کے fundamental rights کے مطابق ہوگا یا نہیں ہوگا۔ یہ پوائنٹ میں وزیر داخلہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن بنیادی بات یہی ہوگئی ناں۔ کہ قانون اگر بن جاتا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ اور ایڈجرنمنٹ موشن کی جو شرائط ہیں۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ

It shall not relate to a matter which can only be remedied by legislation.

Let. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I may say one more thing, Sir.

Mr. Chairman: Yes, please.

Let. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The fact is that most of these people who are abroad are in the Gulf area. There where they are resident they are not entitled to this democratic process, one thing and you would recall that last time when some people came out in support of something and an event that had happened over here then they came down heavily upon them. Now, next time when this exercise--- after all some political activities will

be initiated when this ballot box is taken over there and the parties come about and so on and so forth. Now, the host countries may take it easy because they do not have a similar process.

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔جناب چیئرمین !جس طریقے سے اشتیاق اظہر صاحب نے کہا ۔ کہ انہوں نے صرف ان لوگوں کے حق کے بارے میں بات کی ہے جن کے ووٹ already درج ہیں ۔ اور اگر ایک ووٹر ہے ۔ تو قانون کے لحاظ سے اس کو ووٹ دینے کا بھی حق ہے ۔ اب آگے طریقہ کار ہے الیکشن کمیشن کا کہ اس کی وہ management کیسے کرتا ہے ۔ جیسے سیاچین میں بھی لوگ ہیں ۔ تو وہ بھی ووٹ دیتے ہیں ۔ اور بھی کسی جگہ ہیں تو وہ ووٹ دیتے ہیں ۔ یہ کہنا کہ کسی اور ملک میں نہیں ہے یہ غلط ہے ۔ امریکہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ چار سال بعد جب ان کے الیکشن ہوتے ہیں ۔ تو اپنی ایمبیسی میں جاکر وہ ووٹ ڈالتے ہیں۔ یہ تو ہر چار سال بعدیہ چیز سامنے آ جاتی ہے ۔ اور پاکستان کے لوگ بہت بڑی تعداد میں بیرون ممالک میں ہیں۔ ان کو disenfrenchise کرنا صرف اس وجہ سے کہ ان کے لئے بندوبست کرناپڑے گا مناسب نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے ۔ اس لئے اگر اس چیز سے دیکھا جائے کہ قانون موجود ہے ۔ کہ ووٹر لسٹ میں بالغ آدمی جس کا نام درج ہے ۔ ووٹ تو دے سکتا ہے ۔ آگے ہے کہ اس کے لئے arrangements کیا کیا جائے ۔ تو اس کے لئے الیکشن کمیشن سے بات کی جا سکتی ہے ۔۔۔

جناب چیئرمین۔تو پھر قانون ہی بنانا پڑے گا ناں جی ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔میں یہی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی دقت تو نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: No. What I am saying is,

کہ وہ آپ کی بات صحیح ہے ۔ لیکن ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے جو مشکلات ہوتی ہیں وہ تو ہیں ناں ۔ کہ اس کا علاج جو ہے وہ legislation ہو گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ بات درست ہے ۔ اس کو rectify کرنے کے لئے الیکشن کمیشن سے وزارت داخلہ بات کرے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I have committed that we will sit up with the Election Commission who in turn have said that since it needs an amendment and that is why they have taken it up with Law and Justice Division.

Mr. Chairman: So, disposed of in the light of the statement of the honouable Minister. Next is again Ishtiaq Azhar Sahib, Adjournment Motion No. 16, controversy between the Anti-Corruption Committee and the Establishment Division over submission of assets by officers in Grade-17.

ii) Re: ALLEGED DISPUTE OVER THE DEMAND OF PROPERTY RETURNS FROM THE OFFICERS OF GRADE 17 AND ABOVE.

سید اشتیاق اظہر: روز نامہ 'جنگ' راولپنڈی مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۵ء کی ایک اطلاع میں جتایا گیا ہے کہ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے درمیان گریڈ 17 اور اوپر کے سرکاری ملازمین کے جائیداد کی گوشوارے طلب کیئے جانے کے مسئلے پر تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا ہے اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے اینٹی کرپشن کمیٹی کے اختیارات کو چیلنج کیا ہے اور چونکہ وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے سربراہ سینٹ کے قائد ایوان ہیں اس لئے اس انتہائی سنگین اور اہم نوعیت کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

opposed.

جناب چیئرمین: جی جناب

Mian Raza Rabbani: Sir, I would make a statement and in the light of that he may not like to press it.

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, first of all, I would like to state that it is a total misconception that there was any dispute between the .....

جناب چیئرمین : ملک صاحب سے پوچھ لیں۔ نہیں، نہیں، بیٹھیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, now I will expalin. We had given certain suggestions and the fact is that the Cabinet opposed them and therefore, ...

Mr. Chairman: So, the dispute is between you and the Cabinet.

Malik Muhammad Qasim: No. The Establishment Division sent a summary to the Cabinet opposing our suggestions and our suggestions were that we wanted to change the proforma and also we wanted that we should also be directly given the returns about their assets and their sons' assets, about their telephones/electricity bills etc. but the Establishment Division opposed it and the Cabinet supported the Establishment Division but a via media was found by the Cabinet and that was that a Committee was formed under my Chairmanship with the Establishment Secretary and Finance Secretary. They conceded that the proforma should be changed, one which is being given now by the officials till today, just said that how much property they have and how they have acquired that. Whether it has been gifted or inherited; but now the proforma is there in which they shall have to tell everything by the 15th of January and instead of sending it to me or to the FACC, it was decided that if any enquiry is going on or if I certify that an enquiry is going on against any official from Grade 17 to 22 then the Establishment Secretary would give me the whole of their return and on that basis the enquiry would be held.

جناب چیئرمین : جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر : جو کچھ انہوں نے کہا میں اس سے مطمئن ہوں ۔ خدا کرے کہ

جو کچھ یہ چاہتے ہیں وہ صحیح ہو اور اس ملک سے کرپشن کی لعنت ختم ہو۔

جناب چیئرمین ، آپ ان کے نوٹس میں بھی لایا کریں۔ آپ لوگ اخبارات میں بیان دے کر ان کو متوجہ کر لیا کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق ، بیان دیتے ہیں آپ کو پتہ نہیں ہے۔

Mr. Chairman: So, disposed of in the light of the explanation given by the Minister and the Leader of the House. Now, next we come to Item No.2, consideration of Bills, motion moved by Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder.

اس میں کیا ہے جناب بھنڈر صاحب۔

SUPREME COURT OF PAKISTAN (POWER TO REVIEW) BILL, 1994.

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا ! میں نے اس بل کو move کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ میرا بل یہ ہے ۔ اس بل کا نام ہے (Supreme Court of Pakistan power to Review) Bill, 1994. میں نے جناب والا ! یہ بل اس غرض کے لئے دیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 188 کے مطابق یہ ضروری ہے کہ سپریم کورٹ کی نظرثانی کے اختیارات کے لئے پارلیمنٹ قانون وضع کرے۔ اور رولز بھی سپریم کورٹ کے ہوں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی نظرثانی کے اختیارات جو استعمال کئے جا رہے ہیں وہ صرف سپریم کورٹ رولز کے تحت استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جناب والا ! آپ آرٹیکل 188 کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ہے کہ

"The Supreme Court shall have power subject to the provisions of the Act of the Majlis-e-Shoora (Parliament) and of any rules made by the Supreme Court to review any judgement pronounced or any order made by it".

تو دونوں چیزیں جناب والا ، ضروری ہیں ، میں نے اس غرض کے لئے کہ پارلیمنٹ کا اختیار ، پارلیمنٹ اسے استعمال کرے اور قانون وضع کرے ، اور اس غرض کے لئے میں نے یہ دیا ہے کہ

صرف سپریم کورٹ کے rules کے تحت ہی نظر ثانی کے اختیارات نہ ہوتے رہیں ، اور میری مؤدبانہ گزارش کے مطابق اس وقت جو اختیارات استعمال ہو رہے ہیں ، وہ غیر قانونی ہیں اور غیر آئینی ہیں ، ان کو آئین کے مطابق بنانے کے لئے میں نے اس قانون کا نوٹس دیا ہے ، میں جناب کی توسط سے ہاؤس کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتا چلا جاؤں کہ انڈیا میں یہ "And" کی provisionنہیں ہے ، انڈیا میں "Or" کی provision ہے ، انڈیا میں یہ ان کا Article 137 ہے ، اس میں کہا گیا ہے ۔

" Subject to the provision of any Law made by the Parliament or any Rulemade under Article 145 the Supreme Court shall have power to review any judgement pronounced or order made by it. "

باقی سب کچھ وہی ہے لیکن اس میں "Or" کے الفاظ ہیں ، اس کا مقصد یہ ہوا کہ وہ تو اپنے rules بنا کر بھی نظرثانی کے اختیارات رکھتے ہیں لیکن ہمارے لئے ، ہمارے جو آئین ساز تھے انہوں نے یہ چیز لازمی رکھی ہے کہ پارلیمنٹ بھی اس چیز کے متعلق قانون بنائے ، تو میں جناب والا ، ہاؤس سے صرف یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے اختیارات اور آئین کی جو directions ہیں ، ان کو مدنظر رکھ کر ، آپ اس میں قانون بنائیں ۔ مجھے جناب والا ! اس بات سے غرض نہیں ہے کہ من و عن جو میں نے کہا ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے یا وہی قانون بنایا جائے ، میرا اصل مقصد یہ ہے کہ آئین کی رو کو پورا کیا جائے اور جہاں قانون بنایاجائے وہ پارلیمنٹ بنائے ، تا کہ وہ آئین کے مطابق اور قانون کے مطابق ہو سکے ، اور میں نے جو بل دیا ہے ، میں نے تمام وہی شقیں رکھی ہیں جو کہ اس وقت سپریم کورٹ کے rules میں موجود ہیں ، ماسوائے جناب ، ایک بات کے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے rules میں یہ بات ہے کہ اگر میں بطور وکیل کسی کیس میں پیش ہوا ہوں تو review کی application بھی میں ہی دے سکتا ہوں اور کوئی وکیل نہیں دے سکتا ، میں ہی اس review کی application دوں ، میں ہی draft کروں ، میں ہی پیش ہوں اور دوسرا کوئی وکیل پیش نہیں ہو سکتا حالانکہ آئین کہتا ہے کہ کسی پارٹی کو اس کی صوابدید کے مطابق وکیل کی سہولت مہیا ہونی چاہیئے ۔ جناب والا ! اگر میری نالائقی کی وجہ سے ایک کیس ہار گیا ہے تو ایک بہت اچھا رضا ربانی جیسا لائق وکیل اگر کوئی کر لیتا ہے تو اس کو اس سے محروم کیوں کیا جائے کہ وہ best legal advice نہ لے سکے ، اور وہ صرف مجھے ہی دوبارہ پیش کرے ۔

تو جناب والا ! وہی اگر جج صاحبان ہوں گے اور وہی اگر وکیل ہو گا تو ظاہر ہے کہ جو حشر review petitions کا ہوتا ہے کیونکہ جج صاحبان کو بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ تو ہمارا فیصلہ ہے اس کو ہم کیسے تبدیل کریں اور وہی وکیل ہوتا ہے ' اس کی بات سنی نہیں جاتی ' 5 منٹ میں review petition خارج کر دی جاتی ہے ۔ تو اگر جناب والا ! اس میں کوئی فاضل وکیل ' اور کوئی اچھا وکیل ' ان کے سامنے اچھا قانون لے کر آ سکتا ہے۔ تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ اس پر نظرثانی کی جائے'اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی سابقہ فیصلے review کے ہیں یا اِس وقت جو فیصلے review کے ہو رہے ہیں وہ غیر آئینی ہیں اس میں جو بھی آپ ترمیم لانا چاہیں گے ' ہم یہ ترمیم کرنے کو تیار ہوں گے ' لیکن جناب والا ! اس کو اجازت تو دے دیں کہ ہم اس پر غور کریں ' کمیٹی اس پر غور کرے ' اس کے بعد رپورٹ کرے ' اگرکمیٹی رپورٹ کرے گی کہ نہیں یہ بل پاس نہیں ہونا چاہیئے تو پھر آپ کے پاس اختیار ہے کہ آپ اس کو کمیٹی میں reject کر دیں ' ہاؤس میں reject کر دیں ' لیکن دو چیزیں جو ہیں ' ایک آئین کے تقدس کا خیال کیجیئے ' نمبر 2 پارلیمنٹ کے اختیارات کو مدنظر رکھیئے ۔ صرف یہ بات کہ سپریم کورٹ کے rules کے مطابق ہی اس کو کرنا ہے ' میں اس چیز کے متعلق اس ہاؤس کے سامنے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ اپنے اس اختیار کو خدارا ! استعمال کیجیئے ' اور فاضل وزیر قانون سے بھی یہ کہوں گا کہ یہ 2 ' 3 دفعہ adjourn ہوتا آیا ہے ' اس کو اس stage پر kill نہ فرمائیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ' جی جناب منسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, as far as, this Bill is concerned,

میرا خیال ہے کہ بھنڈر صاحب نے بڑی کسرنفسی سے کام لیا اور اس بات پر اسرار کیا کہ کون لائق ہے اور کون نالائق ہے۔ بہر حال

as far as the Bill is concerned, Sir, without that I agree with what the honourable Senator has said. Because I feel that Article 188 of the Constitution does not make it mandatory for the legislator to frame the rules; and secondly, the Bill as it has been framed or it has been brought before the House, in its essence at times negates the very principle of review. But nevertheless, feeling that this is

just a preliminary stage and the matter would be referred to the Committee and also bearing in mind that almost 80% of the Bill that has been introduced is a repetition of the Supreme Court Rules and that we could have done without it as well and also contradicting with due respect was the honourable Senator has just now said that we do not run the Governmentin accordance to the Constitution or that we would try to undermine the powers of the Senate or the National Assembly. Keeping in fact our basic principle which I have reiterated on a number of occasions on the floor of the Parliament that the Government believes in giving good legislation, the Government believes in not shutting it's eyes out to what has come from the Opposition, simply on this basis that it is an amendment or a Bill that has been moved by the Opposition and therefore, on the bare strength of numbers it should be shut out and hoping that this spirit of accommodation, like it has been in the past been reciprocated not for any particular purpose but essentially for giving the country good laws. Because as I said the other day, these laws are on the statute books and the Governments and the personalities and thepeople comeand go. But laws on the statute books remain for generations to come. And they are a reflection of the legislators that pass those doors.

So, keeping all of this in mind and keeping in mind the Government policy to accommodate the Opposition, as far as, legislation isconcerned, I would not oppose this Bill, Sir, and would let it go to the Standing Committee.

Mr. Chairman: Since it is not being opposed, I don't think I have to put it to the vote. So, it stands referred to the Standing Committee concerned and we have to move it now. Please move it.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to introduce the Power of Review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Power to Review) Bill, 1994].

Mr. Chairman: So, it stands moved and stands referred to the Standing Committee concerned. Next is No.4 of Dr. Rehan.

THE MEDICAL AND DENTAL COUNCIL ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1995

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I have moved on the 24th of September, seeking leave from this honourable House to introduce a Bill further to amend the Medical and Dental Council Ordinance, 1962. Sir, this Ordinance, 1962, it had been promulgated at a time when there were no democratic institution and now it does need amendments that it should be amended by the elected Parliament of the country and to bring it to the prevailing requirements and aspiration of the people of Pakistan.

جناب چیئرمین، تو briefly آپ کی کیا proposal ہے کہ اس میں پارلیمنٹ کے ممبر آجائیں PMDC پر۔ وہ ذرا مختصراً فرمادیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان، ایک تو جناب یہ اس وقت 1962، اور 1995، میں بلکہ 1995، بھی ختم ہو رہا ہے تو مختلف اوقات میں اس میں کچھ elected representatives کی موجودگی صحیح طریقے سے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اس طرح ہے کہ کچھ ممبران جو ہیں ' ان کی میعاد جو رکھی گئی وہ چار چار سال اور اس طرح ہے۔ تو چاہیئے یہ کہ وہ کم ہو جائے تاکہ مختلف اوقات میں جو لوگ اس میں elect ہو کر مختلف اداروں سے آجائیں تاکہ اس کے مطابق اس میں participate کر سکیں اور Medical Dental Council صحیح طریقے سے اپنی کارکردگی جاری رکھ سکے۔ میرے خیال میں اس میں ایسی کوئی controversial بات نہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کی اجازت

دی گئی اور اس کو amend کیا گیا تو یہ اس ادارے کے لئے بہت بہتر ی کی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب منسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, in this, I would most humbly like to submit that the Government was conscious of the fact that certain amendments were required in this that had to be up-dated. Sir, cconsequent to that the Health Ministry had moved various amendments to this Ordinance and they have been placed before the Cabinet. The Cabinet has approved those, then they were sent back to the Law Ministry for vetting, then Law Ministry has vetted it and has, on the 12th of November, 1995, sent it back to the Ministry of Health to be moved in either the Senate or the National Assembly. So, it is ready for moving, Sir. I would most humbly request the member not to press this at this stage because the Government is already moving a Bill on this.

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اسے کمیٹی کو refer کیا جائے اور گورنمنٹ کا view point بھی ساتھ آجائے پھر دونوں اکٹھے کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: تو بہرحال پھر I will have to put it to the vote of the House. Leave کے لئے تو I will have to put it to the vote of the House کہ آپ کو ہاؤس leave grant کرتا ہے کہ نہیں۔ نہیں وہ oppose کر رہے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: I am opposing it because the Bill has been approved, it has been vetted, it is just to be moved formally in the House the only question is that if the amendments that the honourable Senator, as far as, I know to a great extent, have been accommodated. But if there are certain other amendments that he would like to make at the Committee stage, we would be more than willing to accommodate them. But a Bill has been approved by the

Cabinet, it has been vetted and it is lying with the Health Ministry.

جناب چیئرمین: اب اس میں یہ وقت آئے گی supposing you move it in
the National Assembly تو پھر وہ وقت آئے گی کہ جی کمیٹی--------

Mian Raza Rabbani: Sir, in all probability it would be moved inthe Senate.

Mr. Chairman: Because we have four doctors in the Senate.

راجہ محمد ظفر الحق، جناب! اس کو فی الحال finalise نہ کریں تو جب stage آئے گی، آپ کا بل سامنے آجائے گا، پھر اس کو-----------

میاں رضا ربانی: جناب میرا مطلب ہے میں نے oppose کیا ہے، یا تو اب وہ withdraw کر لیں-----نہیں جناب I mean it just burdening the agenda of the Senate.
جناب دیکھیں ناں جو بھنڈر صاحب کا Bill تھا

on which I had discretion, I did that straight away. I accepted it. But here the Cabinet has approved it, the Bill is ready, it just has to be moved. Most of his amendments, to a great extent, have been accommodated. The ones which have not been accommodated, I assure him, we will accommodate them, if possible, on the floor, but otherwise he should either withdraw it or you could take the sense of the House.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: No, there could be a third way also.

کہ اس کو pending رہنے دیں till such time that your Bill comes in black and white
کیا فرق پڑتا ہے۔ Let it remain pending اتنے عرصے سے pending پہلے بھی پڑا ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Let it pend, Sir.

چونکہ راجہ صاحب کہتے ہیں تو I let it pend.

جناب چیئرمین، چلیں جی پھر

in view of the statement of the Minister that he has no objection to have this Bill as the pending Bill. So, we defer it and whenever the Bill comes up we will take it up. So, this will be kept pending.

اور اس کو اس وقت لایا جائے گا جبکہ ان کا بل ------ Next is No.6 Brig. Hayat Sahib.

THE PAKISTAN CHILD OFFENDERS BILL, 1995.

Malik Muhammad Hayat: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill to make the rules to give children their special rights and provide for a procedure to deal with children accused for violating the law [The Pakistan Child Offenders Bill, 1995].

جناب چیئرمین، یہ کیا چیز ہے بریگیڈیئر صاحب۔

ملک محمد حیات، یہ جو بچے جیل میں جاتے ہیں ان کے تحفظ کے لئے ہیں ان کی trial کا procedure ہے اور ان کے treatment کا اور اس سے ان لوگوں کی بہتری ہوگی جو جیل میں جاتے ہیں اس وقت ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ trial بھی تسلی بخش نہیں ہوتی اور result بھی اچھے نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین، جناب منسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, as far as this Bill is concerned the Government has tabled this Bill on the floor of the Senate and this Bill at the moment ispending before the Standing Committee on Health and Social Welfare. If the honourable Senator likes I can arequest or he can associate himself with the Committee there and whatever his amendments are we would be willing to discuss with him.

جناب چیئرمین، کیوں جی۔

ملک محمد حیات ۔ ٹھیک ہے یہ proposal دے دیں تو پھر ---

جناب چیئرمین ۔ تو اس بل کو پھر withdraw کرتے ہیں آپ ؟

بریگیڈئیر ریٹائیرڈ محمد حیات ۔ جی ۔

Mr. Chairman: Does the House permit the honourable Senator to withdraw this Bill?

(The Bill was withdrawn)

Mr. Chairman: So, allowed to be withdrawn.

Next is No.8, Dr. Rehan Sahib.

THE NATIONAL INSTITUTE OF HEALTH ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1995.

Dr. Muhamamd Rehan: Sir, I beg to move for seeking leave of this honourable House to introduce a Bill to amend the National Institute of Health Ordinance, 1980{The National Institute of Health Ordinance (Amendment)} Bill, 1995.

جناب چیئرمین ۔ جی یہ کیا ہے ڈاکٹر صاحب ؟

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا! یہ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ جو کہ ملک کا ایک بڑا باعزت ادارہ ہے اور اس کی کارکردگی کے بارے میں کہ اس کو زیادہ سے زیادہ ---

This is to make suggestions and recommendations in order to improve the Natiional Institute of Health particularly with a view to strengthen its autonomous character, Sir.

اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں یہ ترمیم ہو جائے تو اس طریقے سے اس کا autonomous character وہ زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین - جی --جی جناب منسٹر صاحب -

Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to seek deferment because we are going through it at the moment. It is fairly a voluminous Bill and I would like to do justice to it. So, therefore, I would seek deferment.

جناب چیئرمین - کیوں جی ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب - کہتے ہیں کہ کچھ وقت مل جائے تاکہ وہ مزید discuss کر لیں منسٹری سے -

ڈاکٹر محمد ریحان -ٹھیک ہے جناب -

Mr. Chairman: O.K.So, this is deferred. Next is No.10, Aftab Shaikh.

THE LIMITATION ACT (AMENDMENT) BILL, 1995.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I seek leave of the House to introduce a Bill further to amend the Limitation Act, 1908. Mr. Chairman, this Bill is based on the report of the Council of Islamic Ideology totally Whatever is the report that is the subject matter of this Bill. In their 5th report, the Council has suggested that these sections of Limitation Act be amended.

I have given the sections also and it is just in the fulfilment of that obligation that I have proposed this Bill. I have not added anything on my own. It is entirely that report. That is all.

جناب چیئرمین - جناب منسٹر صاحب

Mian Raza Rabbani: Sir, without wasting the time of the House as far as Item No.10, this Bill in question and Item No.13, these are two Bills. One is by Senator Aftab Sheikh, the other one is by Senator Anwar Bhinder. As far as these two Bills are concerned, I would again ask for deferment because they

have been referred to the Cabinet and I am still awaitng instructions on these.

جناب چیئرمین ۔ٹھیک ہے جناب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: O.K. So, Bills at No. 10 and No. 13 are also deferred. No. 14, Aftab Shaikh Sahib.

THE FAMILY COURTS ACT (AMENDMENT) BILL, 1995.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman. this Bill Family Courts Act (Amendment) Bill, first of all, I will move the motion, Sir.

I seek leave of the House to introduce a Bill further to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964.

Mr. Chairman, this Bill pertains to the grant of right of appeal in the case of grant of dissolution of marriage. The statement of objects and reasons is very short and with your permission, I would like to read it.

The Family Court is generally presided over by Civil Judges and in some cases even by Judges of 3rd Class in various parts of the country. The decisions of Civil Judges, sometimes raw and new entrants, work great hardship and injustice as no appeal is provided on grounds (a) to (c) of Item (1) of Section 2 of the Dissolution of Muslim Marriages Act, 1939. The aggrieved persons then invoke the jurisdiction of the High Court under the Constitution of 1973, Article 199 or Article 203. This further delays to finalize the decision and deceives the very object of the Act. Grounds (a), (b) and (c) are very important and normally our questions effect the appreciation of evidence by court of first instance alone and complete shutting down of further reassessment of evidence at least by one more court in appeal which has resulted into grave miscarriage of

justice and on account of practical difficulties and expedience this amendment has been proposed. This is the objects and the reasons of moving this amendment.

Now my submission is that for the time being the law that stands, it says, that if the dissolution of marriage has been granted on the ground of selling the property of the woman, then alone appeal is provided to the next appellate court on no other ground, at all, except on the ground of selling the property of the wife by the husband. It is just the enlargement of the right of appeal suppose beating, maltreatment, non-maintenance.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: This happens. And the court of the first instance, a new entrant, a new Civil Judge dissolves the marriage on the plea of fact. He says , no. I am satisfied that maltreatment has taken place and therefore, I dissolve the marriage. He may be wrong in the appreciation. He may be wrong in appreciating the oral as well the docmentary evidence. Therefore, I propose that this assessment of evidence should be subject to further scrutiny by the Appellate Court. Rabbani Sahib has gone out, Sir.

Mr. Chairman: He is listening.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: In cases, Sir, this is my experience that this law has come in the year 1964. I have just said that the people have gone to the higher court under Article 199. They have circumvented that procedure of law because the purpose of the law is to shorten the matter, to shroten the duration. They want to decide the matter as early as possible.

Now my submission, Mr. Chairman, is that sometimes not allowing the

appeal works great hardships in the case of a woman or in the case of a man. Becaue Mr. Chairman, you know that appeal is not only on question of law, appeal is a right granted by the statute which is on the question of law as well as on question of fact.

(At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by the Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder)

Mr. Presiding Officer: Order, please. Yes please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, while I was speaking the Law Minister went away and now they are talking.

Mian Raza Rabbani: Sir, I was here and I was hearing him very well.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Alright,Sir.

So, therefore, my submission is that grant of appeal Mr. Chairman, you know that the right of appeal is different from the right of writ. In the matter of appeal a person goes into the question of fact, question of evidence, reappraisal, reassessment of the evidence as a whole.

Mr. Presiding Officer: Sheikh Sahib, please take you seat. Let the House be in order first. No talking inside the House. Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: So, therefore, Sir, I will only submit that this is a matter of serious consideration. This is a matter about which I just

said that sometimes it was a great hardship in the case of parties and Mr. Chairman, the purpose that has been sought to be achieved by shortenting the right of appeal or shortening the remedy has not been achieved because people have gone to the High Court under Article 199 or Article 203. Therefore, I will submit that the Law Minister should not be under the influence of the lady Prime Minister. This is a genuine demand, genuine difficulty of the litigants and this difficulty should be felt by the Law Minister. Let it go to the Committee. Let it be examined by the Committee and if the Committee feels that on one ground, of course, already appeal is provided, I have only said ' a to c' , means a, b and c on one ground, appeal is already there, only two grounds I have added. They can even shorten those two grounds. They can confine themselves to one more ground but let it be examined by the Committee. Let this Bill be examined by the Committee and let the Committee decide whether this is a fit case where the right of appeal can be extended to a person under these grounds or not. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Mr. Law Minister.

Mian Raza Rabbani: Sir, most humbly I just like to make one or two submissions that I am opposing this Bill and I would say that this amendment was brought in 1964 and this amendment was brought about for the simple fact that it would prevent hardship on women and it would, to a certain extent, guarantee their right . And I think, in this modern age when everybody regardless of which side of the divide that may be the political divide or the ethnic divide or talking and clamouring about the rights of women, I think this would be a retrogressive step and I would most humbly like to submit here that

the honourable Senator had referred that I should not be under the influence of the Prime Minister. But I was really taken aback, because the honourable Senator alleges to represent a middle class party, an urban middle class party, a party which claims to have a large number of women workers and I was really shocked to see him move such a Bill. I do not think sir, it would be in the fitness of things if this Bill was allowed, therefore, I would most humbly request to put it to the House. Thank you.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I have a right of appeal.

Mr. Presiding Officer: No. There is no right of appeal. Brief statement only by the member and the reply by the Minister.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, the Minister has said certain things which need clarification.

Mr. Presiding Officer: No. Please, take your seat. I will now put this motion for the leave of the House, the question is :-

leave be granted to Mr. Aftab Ahmed Sheikh to move to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1995].

(The motion was negated)

Mr. Presiding Officer: The motion was not adopted. Now, we pass on to item No. 16 and that is Bill to be introduced by Mr. Yahya Bakhtiar.

THE CONSTITUTION (AMENDMENT) BILL, 1995

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I ask leave of the House to introduce a Bill futher to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The

Constitution (Amendment) Bill, 1995].

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that:

Leave be granted to introduce a Bill Further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan[The Constitution (Amendment)Bill, 1995]. Is it being opposed?

Mian Raza Rabbani: Sir, I ask for deferment of this Bill.

Mr. Presiding Officer: Have you any objection, Mr. Yahya Bakhtiar, to the defernment of this Bill because the learned Law Minsiter says that he wants sometime.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, this has been for a long time, they want time, I don't know what they are doing! I have no objection.

Mr. Presiding Officer: Since the mover has no objection the Bill stands deferred.

Mian Raza Rabbani Thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: So, now we pass on to item No. 18 of the agenda and

that is the commenced motion i.e., further discussion on the motion moved by Syed Muhammad Fazal Agha on 9th of January, 1994 that this House may discuss the standard of Primary Education in the country withparticular reference to the province of Balochistan.

Mian Raza Rabbani: Sir, this motion has been discussed. The only matter for which it is pending is that the Education Minister was to wind up. The Education Minister is out of the country on official business, so this may

be carried over to the next Private Members' Day. The other commenced motion may be taken up.

Mr. Presiding Officer: Is there any objection to this proposal?

Voices: No. No.

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION RE: ALLEGED CONSPIRACY TO BIFURCATE THE PROVINCE OF SINDH.

Mr. Presisind Officer: O.K., the consideration of this motion is deferredNow we pass on to item No. 19 - further discussion on the motion moved by Mr. Hussain Sahah Rashdi, Mr. Ghulam Qadir Chandio, Mr. Fida Hussain, Jam Haji Kararuddin and Mr. Manzoor Ahmed Khan Gichki on 29th of September, 1994 the reported conspiracy to bifurcate Sindh Province. What was the position of this motion?

Mian Raza Rabbani: Sir, this is still being discussed.

Mr. Presiding Officer: On the speakers, list is Dr. Muhammad Rehan. He is absent. Any other member who wants to take part in this discussion?

Syed Iqbal Haider: Yes Sir, I.

Mr. Presiding Officer: Syed Iqbal Haider.

راشدی صاحب آپ بول چکے ہیں اس پر۔

Mr. Hussain Shah Rashdi No Sir, I have also yet to speak on this.

Mr. Presiding Officer: O.K., Syed Iqbal Haider.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Poin of order.

Mr. Presiding Officer: Aftab Sheikh on a point of order.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ اس پہ سارے movers بول چکے ہیں تمام movers بول چکے ہیں سارے کے سارے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب میں نے نہیں بولا، میں definitely نہیں بولا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں movers کی بات کر رہا ہوں بھائی، آپ mover نہیں ہیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ اس میں Senate Secretariat کی اطلاع کے مطابق آفتاب احمد شیخ صاحب بولے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں نے تو interim reply دیا تھا ابھی تو مجھے جواب دینا ہے سب کا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ اور جناب حسین شاہ راشدی بھی بول چکے ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ غلام قادر چانڈیو ابھی نہیں بولے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, I will give him time, Mr. Iqbal Haider first.

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! میں بہت مشکور ہوں کہ یہ ایک بہت اہم قرار داد آج اس ایوان میں زیر بحث ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Point of order.

اگر آپ موشن پہ debate شروع کرا رہے ہیں تو پہلے movers سے پوچھ لیجئے اگر ان کو نہیں بولنا تب آپ کسی دوسرے ممبر کو موقع دیں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ میں یہ عرض کروں شیخ کہ جہاں تک ریکارڈ کا تعلق ہے آفتاب احمد شیخ اورحسین شاہ راشدی صاحب بول چکے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں عرض کروں جناب کہ ہوا یہ تھا کہ حسین شاہ راشدی نے بولا تھا اس دن تو چیئرمین صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ short speech دے کر کے position clarify کیجئے ۔ تو اس دن میں نے کھڑے ہو کر کہ تھوڑی سی clarification کی تھی لیکن عرض یہ ہے کہ رولز کے مطابق ۔ چار پانچ movers ہیں let the movers be exhausted first then alone we will switch over to other members.

Mr. Presiding Officer: No I have given floor to Mr. Iqbal Haider . hewill make his speech.

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین ! اس اہم مسئلے پر آپ نے جس بحث کا آج دوبارہ آغاز کیا ہے اس کا تعلق ہے خاص طور سے ان غریب مفلوک الحال عوام سے ہے جن کو کبھی فرقہ واریت کے نعروں پر تقسیم کیا جاتا ہے ، کبھی لسانیت کی نحوست کے اوپر تقسیم کیا جاتا ہے ۔ جناب چیئرمین ! اس ضمن میں کوئی دو رائے کسی ذی ہوش کے ذہن میں نہیں ہو سکتی کیونکہ اصل مسائل وہ ظالم اور مظلوموں کے ہیں جو haves اور have nots کے ہیں ۔ لسانیت کی بنیاد کے اوپر ظلم و تشدد کی بات کرنا خود مظلوموں کے ساتھ ایک گہری اور بھیانک سازش ہے کیونکہ غریب کا بچہ جس بستی میں رہتا ہے وہاں ہر لسان کا فرد رہتا ہے۔ جن ملوں میں ہمارے غریب مزدور کام کرتے ہیں تو اللہ کے فضل و کرم سے یہ ملیں اس طرح لسانیت کی بنیاد پر سے تقسیم نہیں ہوئی ہیں ۔

جناب چیئرمین ! لسانیت مظلوموں اور کمزوروں کو تقسیم کر کے ظالموں کے ہاتھ مضبوط کرنے کی سازش ہے ۔ یہ نام نہاد درمیانے طبقے کے خود ساختہ قائد اپنے آپ کو پیر و مرید کے القابات ملنے پر بڑے محظوظ ہوتے ہیں ۔ نام نہاد یہ middle class کے یہ قائد سونے کی تلواروں سے سولہ منزلہ کیک کاٹتے ہیں ۔ نام نہاد یہ middle class کے قائد پڑھائی اور لکھائی کی بجائے میرے بچوں کو کلاشنکوف کی تربیت دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! یہ لسانیت کا نعرہ خود ایک زہر قاتل ہے اور عوام کے خلاف اور

میرے ملک پاکستان کے استحکام و تحفظ کے خلاف ایک بھیانک سازش ہے جس کا انکشاف ان کے گاہے بگاہے بیانات سے صاف عیاں ہوتا ہے ۔ جب سے لسانیت وجود میں آئی ہے سب سے پہلے پٹھانوں کے ساتھ اردو بولنے والوں کو لڑایا گیا ، پھر پنجابیوں کے خلاف اردو بولنے والوں کو لڑایا گیا ، پھر سندھیوں کے ساتھ اردو بولنے والوں کو لڑایا گیا ۔ جب ان سب کو لڑوا چکے اور باقی کوئی نہ بچا تو پھر وہ اردو بولنے والے جو ان کی جماعت میں نہیں ہیں ان کو قتل و غارت گری کا نشانہ مسلسل بنا رہے ہیں۔ اس سے ہمارے کراچی کے مسائل بڑھے ہیں۔ جناب اس کے ساتھ یہ نعرے دیئے گئے

کہ سندھ میں نہیں ہے اب گزارہ

آدھا تمہارا ، آدھا ہمارا

یہ لندن کی تقریر ہے جو تمام papers پر ریکارڈ ہے۔ جناب چیئرمین! یہاں تک ہی اکتفا نہیں کیا لیکن اس کے بعد اخبارات میں اشتہارات دے کر ایک نام نہاد سروے کرایا گیا کہ کیا تمہیں علیحدا صوبہ چاہیئے اور سندھ تقسیم کرنے کے بلند بانگ نعرے لگائے گئے ۔ ابھی حال ہی میں لسانیت کے ان بیجاریوں نے لندن میں بیٹھ کر ایک نعرہ پھر لگایا کہ اگر اردو بولنے والوں کا قتل عام اس طرح جاری رہا تو پھر پاکستان کے جغرافیائی حدود تبدیل ہو جائیں گے ۔ یہ یہاں کے تمام اخبارات میں چھپا ہے ۔ کبھی کبھی اپنے اصل عزائم سے پردہ پوشی کے لئے اور عوام کو گمراہ کرنے کے لئے بیانات دے دیئے جاتے ہیں کہ نہیں جی ہم تو پاکستان کے استحکام کے حق میں ہیں اور نہ صوبہ سندھ کی تقسیم مقصود ہے اور نہ ملک کی تقسیم مقصود ہے ۔ اگر تمہیں صوبہ سندھ کی تقسیم مقصود نہیں اور ملک کی تقسیم تمہیں مقصود نہیں تو دہشت گردی کا کیا جواز ہے۔

جناب چیئرمین ! اس دہشت گردی سے اردو بولنے والوں کی جتنی بربادی ہوئی ہے وہ کسی لسان کی نہیں ہوئی ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے ۔ اگر industrial peace ختم ہے تو unemployment بڑھے گی پھر کراچی کے بچے کہاں سے ملازمتیں حاصل کریں گے۔ اگر آپ نے دہشت گردی پھیلائی ہے۔ میرے تعلیمی اداروں کے تدریس کے ماحول کو برباد کیا ہے تو میرے بچے کس لحاظ سے نوکریاں حاصل کریں گے۔ کل جب میری کراچی یونیورسٹی، اس ملک کی اعلیٰ ترین درسگاہوں میں تھی بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی تسلیم شدہ درسگاہ تھی ۔ تو ہمارے بچے اگر پاکستان میں روزگار نہیں پاتے تھے تو دوبئی میں مل جاتا تھا، سعودی عرب میں مل جاتا تھا،

کینیڈا میں مل جاتا تھا' امریکہ میں مل جاتا تھا' لندن میں مل جاتا تھا۔ تعلیم تھی ' تعلیم کا زیور تھا تب تو مل جاتا تھا اوروہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں میرے اردو بولنے والے۔ لیکن اگر تعلیم نہیں ہو گی جناب چیئرمین! تو پھر کہاں سے روز گار پائیں گے۔

یہ تعلیمی اداروں کو برباد کس نے کیا' لسانی تنظیموں نے کیا۔ انہوں نے کیا کیا' سستی popularity حاصل کرنے کے لئے کہ ہم ایک دن کا مفت کتابوں کا میلہ لگاتے ہیں۔ میں نے کہا۔ حضرت اللہ نے آپ کو یہ مقبولیت دی ہے کہ آپ اردو بولنے والوں کی خدمت کریں تو میرے بھائی ایک دن کا میلہ لگا کر لاکھوں روپوں کی کتابیں ضرور بانٹیں۔ لیکن وہ کتابیں غائب ہوگئیں۔ تم نے لائبریری کیوں نہیں بنائی۔ 1987ء سے یہ بلدیاتی اداروں پر قابض ہیں۔ یہ بھی کہنا غلط ہے کہ اردو بولنے والوں کو representation نہیں ملا' یہ مفروضہ اور یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ 1987 سے یہ بلدیاتی اداروں پر قابض ہیں جناب چیئرمین! انہوں نے ایک لائبریری نہیں بنائی ' ایک یونیورسٹی نہیں بنائی' ایک کالج نہیں بنایا۔ سستی popularity لے کر انہوں نے کتابوں کو بکھیر دیا اور سمجھے کہ ہم نے بڑی خدمت کی۔ قطعاً خدمت نہیں کی تم نے۔ تم اردو بولنے والوں کے اوپر عذاب بن کر نازل ہوئے۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر درسگاہیں بنائی ہوتیں' وہاں تعلیم کے لئے اور امتحانات میں بیٹھنے کے لئے بھتے نہیں لئے ہوتے اور بچوں کو صحیح طور پر تعلیم سے نوازا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں خدمت ہوتی ۔ جناب ان کے علاقوں میں چاہے آپ نقل کریں یا نہ کریں' Examination Centre میں کوئی شخص امتحان دے سکتا ہی نہیں ہے' بھلے نقل کرے یا نہ کرے' جب تک کہ پانچ سو روپے' سات سو روپے' ہزار روپے کا بھتہ نہ دے دے۔

جناب چیئرمین! میں بلا مبالغہ اور بغیر کسی اس کے کہہ رہا ہوں کہ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ بچوں کو دہشت گردی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ارے ہمارا تو کلچر جو تھا وہ تہذیب کا کلچر تھا۔ ہمارا کلچر مہذب تھا۔ میرے کس لیڈر نے دہشت گردی کی ہے۔ کیا حسرت موہانی نے کبھی دہشت گردی کی' کیا محمد علی جوہر نے کبھی دہشت گردی کی' کیا راجہ صاحب محمود آباد نے کبھی دہشت گردی کی' کیا بہادر یار جنگ نے کبھی دہشت گردی کی' کیا سر سید احمد خان نے کبھی دہشت گردی کی' یہ تم کون سے اردو بولنے والوں کے خود ساختہ رہنما بنتے ہو دہشت گردی کے پرستار۔ دہشت گردی ہمارے ضمیر میں ہمارے خمیر میں نہیں ہے انہوں نے

ہم اردو بولنے کو بدنام کیا ہے اس الطاف حسین نے دہشت گردی کے ہتھکنڈے کو اپنا کر۔ ہم تو مہذب ترین لوگوں میں تھے اور ہیں۔ ہم نے تو اپنے فن سے، اپنی تعلیم سے، ایک کلچر دیا، چاہے دہلی کا کلچر ہو، چاہے اودھ کا کلچر ہو، چاہے لکھنؤ کا کلچر ہو۔ کلاشنکوف یا چاقو اور غنڈوں اور بدمعاشوں کی جگہ وہاں پر نہیں تھی، نہیں تھی، نہیں تھی۔ ہمارے کلچر کو ہماری تاریخ کو ہمارے تشخص کو برباد کیا ہے الطاف حسین نے۔

پھر دہشت گردی جناب مسائل کا حل نہیں، وہ مسائل کو اور بڑھاتا ہے۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ اس 1985ء سے لے کر آج تک جو کچھ بھی کیا اس سے اردو بولنے والوں کا نقصان ہوا ہے یا فائدہ ہوا ہے اور اس لئے صرف کیا جا رہا ہے جناب کہ انہیں معلوم ہے کہ ایک فرد واحد ہے he wants to impose a rule of mafia for the mafia by the mafia. وہ مسئلہ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ کسی لحاظ سے بھی 28, 29 سیٹوں سے وہ کبھی اقتدار میں نہیں آسکتے الطاف حسین صاحب۔ تو وہ یہ بضد ہیں کہ مجھے تو اقتدار ملنا چاہیئے اس لئے اس نے دہشت گردی کے ہتھکنڈے کو اپنایا۔ دوسری بات وہ بہ ضد ہے کہ کیونکہ وہ کبھی چیف منسٹر بذات خود لسانیت کے پلیٹ فارم سے نہیں بن سکتا اس لئے اس نے کہا کہ اس صوبے کو توڑیں۔ صرف ایک فرد واحد اپنی ہوس اقتدار میں اپنے اردو بولنے والوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے اور میں اپنے اردو بولنے والوں سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے دشمنوں اور دوستوں کو پہچانو۔ جناب سب سے زیادہ developed district جو تھا وہ میرا district central تھا۔ سب سے زیادہ schools, colleges میرے district central میں ہیں۔ وہ الطاف کے دنوں میں نہیں بنے ایک کالج کا اضافہ نہیں ہوا، ایک ہسپتال کا اضافہ نہیں ہوا، ایک روڈ کا اضافہ نہیں ہوا، ایک لائبریری کا اضافہ نہیں ہوا 85ء سے جب سے یہ لسانیت آئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ لسانیت ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے بذات خود ایک بدترین مسئلہ ہے اور لسانیت کا مقصد ایک فرد واحد کی ہوس اقتدار کی تسکین کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور وہ ہوس اقتدار یہ ہے کیونکہ لاکھ popular ہو جائے 28,29,30 سے زیادہ سندھ کی اسمبلی میں سیٹس حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے سوچا ہے کیونکہ اقتدار وہ 28,30 پر حاصل نہیں کر سکتے اس لئے ملک کو تقسیم کر دیا جائے۔ جناب اس سے اردو بولنے والوں کے مسئلے اور بڑھیں گے۔ اس لئے بڑھیں گے کہ ہم پشاور کے ڈومیسائل پر بھی ہیں۔ ہمارے بہت سے اردو

بولنے والے ساتھی بلوچستان میں بستے ہیں اور پرامن طریقے سے بسے ہوئے ہیں ۔ میرے لا تعداد ساتھی پنجاب میں بھی بسے ہوئے ہیں۔ کہیں خدانخواستہ وہ تقسیمی عمل دوبارہ شروع ہوا تو یہ نہ ہو کہ اردو بولنے والوں کو ہجرت پر دوبارہ مجبور کیا جائے کہ نکلو پنجاب سے ، نکلو سندھ سے، نکلو اندرون سندھ سے، نکلو بلوچستان سے، پشاور سے جاؤ اپنے صوبوں میں اورپھر کونسا صوبہ جناب اردو تو ہماری قومی زبان ہے۔ میں یو پی سے ہوں میرا بہار سے کوئی تعلق نہیں آپ کس کا صوبہ بنائیں گے۔ حیدر آباد دکن سے میرا تعلق نہیں ہے۔ ان کا کلچر، ان کی زبان، ان کے لہجے ، ان کے رواج میرے سے مختلف ہیں تو آپ کس کے لئے بنائیں گے جناب۔ میں تو آگرے سے ہوں آپ کہاں تک تقسیم کریں گے۔ پھر کراچی کے صوبے کو مزید تقسیم کریں گے لکھنو میں، دلی میں، بہار میں اور دکن میں، نہیں جناب اس سے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ یہ ہمارے لئے زہر قاتل ہیں۔ اس ملک کے مستقبل کا راز اس میں ہے کہ ہم خدارا اس تقسیم کے عمل کو نہ تقویت پہنچائیں۔ میں حزب اختلاف کے رہنماؤں سے اپیل کرتا ہوں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ جناب نواز شریف صاحب نے گذشتہ ہفتے یہاں پر ایک کانفرنس کی میں احترام کرتا ہوں۔ انہوں نے کراچی کے مسئلے پر اپنی تشویش کا بجا طور پر اظہار کیا ۔مجھے بھی تفکر ہے۔ ہم آپ سے یہ کہتے ہیں کہ حزب اختلاف کے ساتھی بھی اور حزب اقتدار کے بھی انہوں نے حزب اقتدار سے وہ نکات مانگے ہیں جن کے اوپر اشتراک عمل ہو سکے۔ میں ان کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، آج اس 31 دسمبر اس سال کے آخری دن کو آئیے ہم مل کر ایک نئے دور کا آغاز یکم جنوری ۱۹۹۶ء سے کریں۔ للہ کراچی کے عوام کو اور پاکستان کی تقسیم کے عمل کو روکیں کراچی کے عوام کے قتل عام کو اور پاکستان کی تقسیم کو روکنے کے لئے اشتراک عمل کے لئے ہم دیانتداری سے آج عہد کریں اور وہ سادہ نکات ہیں جناب چوہدری شجاعت صاحب یہاں بیٹھے ہیں this new year resolution ایک نیا سال کے آغاز کے اوپر عہد کریں اپنے عوام کے حق میں کہ جو تقریر چوہدری شجاعت حسین صاحب نے آرمی آپریشن کے آغاز کے وقت ۲۷ مئی ۱۹۹۲ء کو نیشنل اسمبلی میں کی تھی اور جب آرمی آپریشن یہاں شروع ہوا اور جون ۱۹۹۲ء سینٹ میں کی تھی جون یا جولائی اس کے اوپر اسی تقریر پر آزمائیں۔ جناب آپ نے دہشت گردی کے خلاف آرمی آپریشن کیا۔

Mr Presiding Officer: Please, conclude now.

سید اقبال حیدر۔ میں conclude کر رہا ہوں۔ sir, proposal دے رہا ہوں complete proposal اور غیر جذباتی proposal قابل عمل proposal آپ نے دہشت گردی کے خلاف ، ڈاکوؤں کے خلاف اور دہشت گردوں کے خلاف کیا تھا ۔ آرمی آپریشن کو اندرون سندھ میں welcome کیا گیا تھا ۔ کیونکہ سب تمام امن پسند شہری چاہتے ہیں میرے شہر میں امن و امان قائم ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جن کو آپ نے 1992 میں دہشت گرد کہا تھا ان کو آپ آج بھی دہشت گرد کہیں ۔ بلا امتیاز و تفریق ۔ آئیے ہم دونوں بھول جائیں اپنے ذاتی اختلافات کو صرف کراچی کے عوام سے اگر ہمیں پیار ہے ۔ اور، ہم سب، میرا insist میری emphasis ہے میں اس پر زور دینا چاہتا ہوں پوری دیانتداری سے کہ دہشت گردی کی مذمت شرط اول ہے ۔ غیر مبہم الفاظ میں

No.(1) point; unequivocal condemnation of terrorism is a must .

No.(2) point, solemn commitment to never indulge in terrorists' means and methods, a commitment by both and all and sundry that they shall never adopt terrorists' means for achievement of any objective.

No.(3) that none of the political party shall ever own any terrorist or lend any support to any terrorist or provide any shelter to any terrorist or encouragement to the terrorist.

No.(4), that any ethnic group or political party in using the arms must surrender the arms. Surrender of the arms and farewell to arms is a must.

(interruptions)

Syed Iqbal Haider: Of course, no mid-term. Let us have local bodies elections on completion of the fresh electroral rolls plus restoration of peace in Karachi.

نہیں ! سب میرے دل پر لکھے ہیں یہ زخم ----- کراچی کا غم ہر وقت میں اپنے سینے سے لگائے پھرتا ہوں ۔ کسی وقت بھی بات کرالو-----

No.(6), solution of the problems of the Karachites.

Let us cooperate on implementation of the development schemes for resolving the problems of transport, resolving the problems of water, resolving the problem of power and resolving problem of unemployment.

No.(7), we are prepared to ensure representation in all walks of life of Urdu speaking in the ratio of their population.

These are the seven points I present to the honourable Leader of the Oppositioin, Mr. Muhammad Nawaz Sharif, he had asked for these seven points. Where is the flaw ? Is there any one point that you disagree, Mr. Nawaz Sharif. You can't disagree, Sir, we are calling terrorists those terrorists whom you had called terrorists in 1992.

Mr. Presiding Officer: Please resume your seat now, Mr. Ghulam Qadir Chadio.

Syed Iqbal Hadier: We are talking against terrorism aginst which you had launched the army operation. Please let us work together and not shed crocodile tears in support of the people of Karachi. They have suffered enough. Mr. Chairman, I am very grateful to you.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Ghulam Qadir Chandio.

Yes, please.

پروفیسر خورشید احمد:۔ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اقبال صاحب کی تقریر میں interrupt کروں ۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے کوئی ٹائم limit مقرر کی ہے یا نہیں یہ unfair ہے کہ کچھ افراد کو زیادہ وقت ملے اور کسی کو نہ ملے ۔ پہلے یہ بتادیجئے کہ کس کو کتنا وقت ملے گا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ، صحیح بات ہے - پروفیسر صاحب ! میرے پاس صرف دو آدمیوں کے نام تھے جو اس قرار داد پر بول چکے ہیں - آفتاب احمد شیخ اورحسین شاہ راشدی صاحب - اس کے بعد

(interruptions)

Mr. Presiding Officer: I will verify it from the record.

Sheikh Rafiq Ahmed: Sir, I must inform the House that Aftab Ahmed Sheikh had spoken already on this resolution.

Mr. Presiding Officer: I will consult the record.

Sheikh Rafiq Ahmed: He is insisting that it was an interim reply. There was no question of any reply, nor it was an interim speech.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جناب راشدی صاحب آپ تشریف رکھیں - جی جناب آفتاب احمد شیخ صاحب-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا - میں عرض کروں کہ جب یہ قرارداد پیش ہوئی تو راشدی صاحب نے تقریر کی - میں کچھ کہنا چاہتا تھا - جس کی مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں نے واک آوٹ کیا پھر مجھے بلایا گیا کہ اچھا آپ اپنا بیان دیں بعد میں یہ سب لوگ conclude کریں گے تو جناب ہماری عرض ہے کیونکہ جناب چارجز سب ہم پر لگ رہے ہیں - ہمیں اس کا جواب دینا ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - جناب آفتاب صاحب That is still open- I will consult the record-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب شکریہ-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اس سے قبل کہ چانڈیو صاحب تقریر شروع کریں - میں پروفیسر صاحب کی اس تجویز کے متعلق ہاؤس سےمعلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پروفیسر صاحب نے کہا ہے کہ آیا اس کے متعلق ہاؤس کوئی وقت مقرر کرنا چاہے گا-

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب میں تو mover ہوں ۔ میں ویسے بھی کم وقت لوں گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں آپ کو پابند نہیں کر رہا ۔ میں تو ہاؤس سے صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس پر کوئی وقت کی پابندی لگا دی جائے' رضا ربانی صاحب آپ فرمائیں ۔ اس پر اگر بولنے والے زیادہ ہوں تو کیا اس پر کوئی وقت کی پابندی لگانی چاہیئے ۔

میاں رضا ربانی۔ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آپ بولنے والوں کی لسٹ لے لیں ۔ اگر سپیکرز کی تعداد زیادہ ہو تو پھر اس کے لئے معقول وقت مقرر کر دیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جو صاحبان بولنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام دے دیں۔ جی مسٹر چانڈیو صاحب۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے پر بولنے کا موقع دیا ۔ اصل بات تو یہ ہے کہ جو سندھ کی تقسیم کی بات ہے ۔ یہ صرف چند افراد کی بات ہے اور وہ بھی دہشت گردی کی بنیاد پر' پورے کراچی کو ان لوگوں نے یرغمال بنا رکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو سازش ہے ۔ یہ ایک بین لاقوامی سازش ہے اور اگر خدا نہ کرے یہ سندھ کو توڑنے کی بات کرتے ہیں تو سمجھو کہ یہ پاکستان کو توڑ نے کی بات کرتے ہیں ۔اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ ہم لوگوں نے خاص طور پر سندھ کے لوگوں نے جب پاکستان بنا تو ان لوگوں کو ہم نے پناہ دی اور اس کے علاوہ ان لوگوں کو ہم نے اپنی ہر چیز میں سے حصہ دیا بلکہ ان لوگوں کو تو ہم نے اپنے گھروں میں ' دلوں میں جگہ دی ۔ اس کا صلہ ہمیں یہ دے رہے ہیں کہ اب سندھ کو تقسیم کرنے کی بات کرتے ہیں مگر جناب چیئرمین صاحب ! سندھ کا جب تک ایک بچہ بھی زندہ ہے یہ ان لوگوں کاخواب کبھی بھی پورا نہیں ہو گا ' کبھی پورا نہیں ہو گا کیونکہ جب تک پاکستان کا بچہ بچہ زندہ ہے ۔ ان کا خواب کبھی پورا نہیں ہو گا ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو یہ بات بتا دوں کہ کتنی مصیبتیں ہم نے پاکستان کو بنانے کے لئے اٹھائیں پھر جب پاکستان بنا تو ان لوگوں کو خاص طور پر' نہ کہ سندھیوں نے بلکہ پورے پاکستان کے لوگوں نے ان کو جگہ دی ۔ اس کے بعد نہ جانے کیوں ان لوگوں کے ذہن میں آیا کہ ہم سندھ کو تقسیم کریں گے یا کبھی یہ نعرہ لگاتے ہیں۔ کبھی کسی کانفرنس میں یہ کہتے ہیں کہ جغرافیہ تبدیل کر

دیں گے۔

کبھی یہ تجویز دیتے ہیں کہ کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ سندھ تقسیم ہو یا نہ ہو۔ اس کے بعد کوئی ایک آدھا بیان آتا ہے ورنہ کوئی ایسی بات نہیں ہوتی اور کھل کر ان لوگوں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی کہ کیا یہ بات درست ہے یا غلط ہے مگر میں جہاں تک سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ان لوگوں کی یہ بات کبھی پوری نہیں ہو گی ۔ جناب ہم لوگوں نے پاکستان کا مطالبہ کیا اور ہمیں ہی اس کی سزا مل رہی ہے ۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہم لوگوں نے پاکستان کا مطالبہ کیا اور اس کی سزا یہ مل رہی ہے کہ ہمیں اپنے گھروں سے بے گھر کیا جا رہا ہے ۔ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ سندھی میں جناب ایک کہاوت ہے

(سندھی میں)

یہ سندھ کی ہر چیز کھاتے ہیں ۔ پاکستان کی ہر چیز کھاتے پیتے ہیں لیکن اس کا نعرہ پھر بھی نہیں لگاتے ۔یہ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ جناب چیئرمین ! اگر کسی درخت کے نیچے کوئی شخص پانچ منٹ ٹھہرتا ہے تو اس کے لئے خیر کی دعا مانگتا ہے لیکن یہ لوگ تو یہ دعا بھی نہیں کرتے ۔

جناب چیئرمین ! کبھی یہ لوگ نعرہ لگاتے ہیں کہ" آدھا تمہارا اور آدھا ہمارا " یہ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ کبھی اجمل دھلوی صاحب کی statement آ جاتی ہے کہ ہم ایک نیا صوبہ بنائیں گے ۔ ابھی حال ہی میں ایم کیو ایم (حقیقی) کا کوئی ایک جلسہ ہوا ہے۔ اس میں بھی کوئی ایسی بات ہوئی ہے ۔ جناب ' یہ دہشت گردی کی بنیاد پر کب تک چلیں گے ۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ دہشت گردی کہیں بھی کامیاب نہیں ہوئی ہے ۔انشاء اللہ یہ اپنی موت آپ مر جائے گی ۔

جناب والا ! ہم مانتے ہیں کہ کراچی کا مسئلہ جو ہے ' اس میں سارے لوگ involve نہیں ہیں ۔ اس مسئلہ میں سارے اردو بولنے والے ان کے ساتھ نہیں ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: Order in the galleries.

جناب غلام قادر خان چانڈیو۔ یہ جو مٹھی بھر لوگ ہیں ' یہ سوچ ان لوگوں کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیئے۔ Order in the galleries. No Interference in the proceeding. No talkings. Yes please

جناب غلام قادر خان چانڈیو - جناب والا ! یہ لوگ مارشل لاء کی پیداوار ہیں - ان کو مارشل لاء دور میں تقویت دی گئی اور یہ زور پکڑتے گئے اور ان کو کوئی روکنے والا نہیں تھا - اس کے بعد سوائے پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ کے ، جو بھی گورنمنٹ آئی ، اس نے ان لوگوں کو تحفظ دیا اور کہا کہ آؤ ! پیپلز پارٹی اور پاکستان کے خلاف کام کرو - میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی باتیں صرف پیپلز پارٹی کے خلاف ہی نہیں ہیں بلکہ پاکستان کے خلاف بھی ہیں - ہم سب لوگوں کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں - آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی وفاق پر یقین رکھتی ہے - خاص طور پر آپ دیکھیں گے کہ پاکستان پیپلز پارٹی ، واحد پارٹی ہے جس کی سندھ ، پنجاب ، سرحد اور بلوچستان میں یکساں نمائندگی ہے - کیا انہیں چاروں صوبوں میں نمائندگی ملتی ہے ؟ -- سوائے کراچی کے -- پاکستان پیپلز پارٹی واحد جماعت ہے ، جسے عوام نے mandate دیا ہوا ہے -

ہم سب سندھ کی ڈویژن کی مخالفت کرتے ہیں اور انشاء اللہ ان کا یہ خواب کبھی بھی پورا نہیں ہوگا - میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ ایسے حالات پیدا نہ کریں - میں عرض کرتاہوں کہ ہم لوگ جدوجہد کر سکتے ہیں - آپ MRD کی تحریک دیکھ لیں - میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ 1983 میں MRD کی جو تحریک چلی تھی ، اس میں سندھ سر فہرست تھا - میں آج یہ بھی فخر سے کہتاہوں کہ اگر MRD کی تحریک کو دیکھا جائے تو اس میں میرا خاندان سرفہرست رہا ہے - میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جب ہمارے سولہ افراد کو شہید کر دیا گیا تھا تو کیا ہم نے ان حالات میں بھی ہتھیار اٹھائے تھے ؟ ہم نے اس ملک سے کوئی بغاوت نہیں کی تھی - میرے خاندان کے افراد کو ، میرے بوڑھے باپ کو torture کیا گیا - کیا اس وقت ہم نے کوئی ایسی ڈیمانڈ کی تھی ؟ کیا کوئی ہتھیار لے کر باہر نکلا تھا ؟ یہ درست ہے کہ ہم نے پر امن احتجاج ضرور کیا تھا اور آپ آج دیکھ رہے ہیں کہ اس جدوجہد کے نتیجے میں ملک میں جمہوریت پر امن طریقے سے چل رہی ہے -

جناب والا ! اگر ان لوگوں کے کچھ مسائل ہیں جن کے بارے میں ، میں سمجھتا ہوں کہ

یہ اتنے اہم نہیں ہیں کیونکہ آپ بھٹو صاحب کے دور اقتدار میں دیکھیں ' ہمارے پہلے دور اقتدار میں دیکھیں ' جتنا کام پاکستان پیپلز پارٹی نے کراچی شہر کے لئے کیا ہے ' اتنا کام کسی گورنمنٹ نے نہیں کیا۔

میں سید اقبال حیدر صاحب کی بھرپور تائید کروں گا اور ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ بتائیں کہ MQM کے لوگوں نے کراچی کے لئے کیا کیا ہے ؟ ہاں ! اگر ان لوگوں نے کراچی کو کچھ دیا ہے تو کلاشنکوف ' دہشت گردی اور لاشیں دی ہیں۔ جناب میں نے پہلے ذکر کیا کہ ہم نے کافی مصیبتیں برداشت کی ہیں وہ بھی جمہوریت کے لئے کی ہیں میں نے ایک مثال آپ کے سامنے رکھی خدانخواستہ کوئی ایسی بات آگئی تو پھر اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ لہذا ان کو چاہیئے کہ یہ اپنی جو حرکتیں کرتے ہیں وہ بند کر دیں۔ پورے سندھ کے عوام اب مزید کوئی بات برداشت نہیں کریں گے۔ جناب ہم سب کو چاہیئے کہ ملک کی بقا کے لئے مل جل کر کام کریں۔ جس طرح سے ہم لوگوں نے برداشت کیا ہے ان لوگوں کو بھی چاہیئے کہ دہشت گردی چھوڑ دیں اور آئیں مل بیٹھ کر باتیں کریں۔ حل انشاء اللہ کوئی نہ کوئی نکلے گا اگر نیتیں صاف ہوں تو' ویسے ان لوگوں کی نیتیں صاف لگتی تو نہیں ۔ اگر کوئی ایسی بات ہے اتنی بڑی باتیں ہو رہی ہیں تو کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ اگر ان میں کوئی ایسی بات ہے تو لندن میں کیوں بیٹھے ہیں آئیں کراچی میں آ کر عوام کا سامنا کریں' عوام کا فیصلہ لیں' جو عوام چاہتے ہیں' اس سے وہ کیوں ڈرتے ہیں' ہمارے لیڈر بھی لندن سے پاکستان آئے تھے ہم نے بھی ہر مصیبت کا سامنا کیا تھا پھر کیوں ڈرتے ہیں آئیں لوگوں میں بیٹھیں' اگر کوئی ایسی بات ہے تو اس کا حل ضرور ہے۔ مگر یہ ڈنڈے سے کبھی نہیں چلے گا' یہ دہشت گردی سے کبھی نہیں چلے گا۔ جناب ایک مرتبہ پھر میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ خدارا آپ اس دہشت گردی کو بند کر دیں' اس دہشت گردی میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ لوگ اپنا نقصان کر رہے ہیں آپ لوگ سندھ کا نقصان کر رہے ہیں' آپ لوگ پاکستان کا نقصان کر رہے ہیں اس سے پاکستان کی سالمیت پر اثر پڑ رہا ہے بیرونی دنیا میں ہماری عزت پر اثر ہو رہا ہے۔ للہ آپ آئیں اور مل بیٹھ کر باتیں کریں اور اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالیں۔ آخر میں شاہ صاحب کے شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گا۔

(سندھی)

Mr. Presiding Officer: Next speaker would be Mr. Fida Hussain. I

think he is not present. Next we pass on to Jam Haji Kararuddin.

Haji Jam Kararuddin: Thank you Mr. Chairman, Sir, that you have given me the floor to express my views on the bifurcation of Sindh with a slogan of certain elements in Karachi. On this situation for the last one year we have expressed our views and articulated our thoughts for so many times in one way or the other. Today, so far Sindh is concerned, I will take you to the background of Paksitan to 1947 uptill now. It will take a long time and it will be a waste of precious time of this honourable House but I will be as brief as possible and confine myself to the only issue i.e., bifurcation of Sindh.

Sir, in Sindh there are only four Divisions - Karachi, Hyderabad, Sukkur and Larkana. Such a slogan of bifurcation of Sindh has never arisen from any of these Divisions. It is only in Karachi that Mr.Altaf Hussain's ethnic group, Urdu speaking group, not all but some of them who are their camp followers, they have started with nuisance of bifurcation of Sindh. He is a leader who had at the very start asked his people to sell all of their property, their VCRs, TVs and ornaments and purchase Klashnikoves. This was a conspiracy with certain group of Altaf in Karachi to separate Karachi from Sindh. Therefore, he wanted to militarise his group with Klashnikoves and the result was that instead of fountain pen and books in the hands of students they got the Klashnikoves and with this slogan Karachi was completely paralized from every sphere, from every point of view; socially, educationally, economically. Karachi, Sir, is a big economic line of entire Pakistan which generates billions of rupees daily and that economically Karachi was crippled. In Karachi, so many races are resided not only the Urdu speaking people. Sindhis are residing there, Pathans are there, Balochis are there, Pakhtoons are there, Khojas are there, Bohries are there,

Christians are there but none of them has ever said that we are suffering from the sense of deprivation or Sindh should be separated or we have not got this right or that right excepting this Altaf Hussain who emerges a leader of certain group of ethnic Urdu speaking people who raised this slogan. I would poin out Sir, to you and bring it on the record of this House that when Altaf Hussain was with the government of Jam Sadiq Ali and after when he was with the government of Muzaffar Hussain Shah they had important portfolios in both the Cabinets of the Chief Ministers what did they do for Karachites in those times? Neither they opened a hospital nor a dispensary nor a college nor any pakka street, nothing except loot and plunder.

Mr. Presiding Officer: Jam Sahib, I may point out to the House that even crossing the line by bending below is not permissible, that should be strictly followed and the decorum of the House must be maintained. Yes please continue.

Haji Jam Kararuddin: Therefore, Sir, they only plundered and looted the province of Sindh and nothing beyond that and now today they are saying that we are suffer from the sense of deprivation. When Peoples' Party Government comes into being, comes into power they suffered from everything but what they were doing at that time when they were in the power. Nawaz Sharif did very good thing and we appreciate it that he lost the sympathy of 13 MNAs belonging to Altaf group and he sacrificed the support of that 13 MNAs and sent an Army to the Sindh province in the help of Sindh administration there. And Sir, for the first time in the history of Pakistan and the history of Karachi these private prisons and torture cells were unearthed by the Army. Sir, terrorism

is not the solution to any problem. Terrorism will not solve any problem. On the contrary it will create so many problems in the country. Karachi is a mini Pakistan. If Karachi is separated, if something wrong is done to Karachi then Pakistan will no longer remain on the map of the world. If Karachi is separated in two provinces or three provinces then Punjab will be separated, on ethnic considerations, then Balochistan will be separated, then that means the whole country will be disintegrated. He is the enemy of the country. He is not the well wisher of the people, he is not the well wisher of their own Urdu speaking people . He has got hold only in some of the few spots, say one district or one and a half district. All of them are with Altaf Hussain. Now, he is living a princely life in London, why he is there? He should come over here, he should face the cases which are pending against him in the competent courts of law.. Mohtarma Benazir Bhutto, her husband, everybody faced their cases in the competent courts of law . His first condition is to withdraw all the cases by blackmailing, by militarising his factions, by giving them klashnikoves in their hands and creating terrorism and creating a sense of insecurity amongst the people of Karachi. He can't blackmail the present government and acquire his political ends. Therefore, Karachi has suffered a lot because his first condition of dialogue is that all the cases should be withdrawn against him. Sir, there are so many cases pending against him rightly or wrongly. There are private cases registered against him in the competent courts of law. Therefore, the essence of democratic set up is parley and dialogue, this is really a leader. A leader in a real sense will not incite the people to violence. He will not ask the people to take up guns and Kalashnikoves in their hands, for whom, they are killing. Musalmans are killing to Musalmans. The killer does not know to whom I am killing and the killed does

not know why I am being killed. This is the atmosphere that he has created in Karachi. Terrorism is not allowed by any religion, by our Islam, by any civilization. It is totally against the essence of Islam and religion. A terrorist can be afraid of anybody, a terrorist can not be afraid of the nation. He is the greatest foe of the nation and he must come here in Pakistan and face the cases that are pending agains him in the competent courts of law. Now in the nutshell Sir, I will not take longer time of your Sir, this Karachi will never be bifurcated, Karachi will remain the same as the Federating Unit within the framework of our Constitution and as a federating unit of Pakistan and the Karachi's geographical boundaries will not be changed upto the Day of Judgement. Thank you very much.

جناب منظور احمد گچکی: شکریہ جناب چیئرمین! یہ motion کافی زمانے کا ہے۔ میرے خیال میں جنوری کا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس ہاؤس میں خصوصاً کراچی کے مسئلہ پر اور دیگر سندھ کے بارے میں مختلف اوقات میں معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور سیر حاصل بحث کی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ paper میں ایک document چھپ گیا تھا جس میں ایک پورشن کو ، جس میں بلوچستان اور کراچی بھی شامل تھا' اس پٹی کو ایک علیحدہ صوبہ یا دوسرے الفاظ میں ایک علیحدہ ملک کی حیثیت سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو اگر صحیح طریقے سے ' objectively سوچا جائے اور دیکھا جائے تو پھر اس مسئلے کا حل ہمارے سامنے آئے گا اور یقیناً ہم اس قابل ہوں گے کہ اس مسئلے کا حل نکالیں۔ جناب والا! اس ملک کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں پر وہ تمام عمل کئے جاتے ہیں ' وہ تمام اقدامات کئے جاتے ہیں' وہ تمام سازشیں کی جاتی ہیں جو وقتی طور پر حکمرانوں کو راس آئیں۔

جناب چیئرمین! MQM کی formation کو اگر آپ تاریخ کے سیاق و سباق میں دیکھیں تو یہ آپ کو سندھ کے خلاف کھلی سازش نظر آئے گی۔ اس ملک کے فوجی حکمرانوں نے MQM کو ایجنسیوں کے ذریعہ form کیا اور صرف اس لئے کہ یہ PPP کو counter کرنا چاہتے

تھے۔ PPP کے counter کرنے کے اور بھی طریقے تھے۔ ہم نے بھی PPP کی مخالفت کی تھی لیکن کیا یہی ایک طریقہ تھا کہ ملک کے حکمران ، خود اپنے ملک کے خلاف ایک ایسے ٹولے کو organize کریں کہ جو تشدد کرے اور اس ملک کی معیشت کو اور اس ملک کی سیاست کا ملیامیٹ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی بد دیانتی کوئی نہیں ہو سکتی۔ پہلے کہتے تھے کہ ہمارے یہ حقوق ہیں وہ حقوق ہیں۔ کوٹہ سسٹم کو ختم کیا جائے۔ میں دعویٰ کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ آج سندھ میں لینے والا کوئی شخص کوٹہ سسٹم کے حق میں نہیں ہے۔ کیا صرف اس کوٹہ سسٹم کے بہانے سے آپ سندھ کی سیاست کو ، سندھ کی معیشت کو برباد کر رہے ہیں ، کیا اس ملک میں سندھ وہ واحد خطہ نہیں تھا کہ جنہوں نے لٹے ہوئے مہاجرین کو وہاں پناہ دی ، کیا سندھ وہ دھرتی نہیں تھی کہ جہاں پر ہندوستان سے آئے ہوئے ہر شخص کو اس نے اپنی گود میں پناہ دی ، کیا سندھ کا قصور یہ ہے کہ اس نے 47 ، کے اتنے بڑے واقعہ میں لاکھوں انسانوں کو وہاں پر پناہ دی ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو سندھ میں particularly کراچی میں migrate کر کے آئے ہیں ، اگر ان کا رویہ سندھ کے ساتھ یہ ہے تو پھر وہ جہاں بھی جائیں گے ان کا رویہ یہ ہی ہوگا۔ جناب چیئرمین ! میں ببانگ دہل یہ کہتاہوں کہ کوئی ایسا مائی کا لال پیدا نہیں ہوا ہے کہ جو سندھو اور سندھ دھرتی کو توڑے ، میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سندھ کا اور بلوچستان کا بچہ بچہ اس کے لئے لڑے گا ، یہ polarization ، یہ ٹوٹ پھوٹ یہاں ختم نہیں ہوگی ، اس کو پایہ تکمیل تک لیجانے کی کوشش کی گئی تو پھر اس sub-continent میں کوئی صوبہ ، کوئی خطہ نہیں بچے گا ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو لگام دینا چاہیئے ، ایسے لوگوں کو بتانا چاہیئے کہ تم جو کچھ کر رہے ہو غلط کر رہے ہو ، اس ملک کے ہر شخص کو ، چاہے اس کا تعلق پنجاب سے ہو ، چاہے Frontier سے ہو ، چاہے بلوچستان سے ہو ، اس قسم کے طریقہ کار ، اس قسم کے حیلے بہانوں کو discourage کرنا چاہیئے۔ یہ کوئی مذاق ہے کہ کراچی کو آپ نے ایک مذبحہ خانہ بنا رکھا ہے ، وہاں پر دن میں تیس تیس ، چالیس چالیس لوگ مرتے ہیں ، کس لئے مرتے ہیں ، مزدور اور کسانوں نے ، وہاں کے عام شہریوں نے کون سا قصور کیا ہے ، آپ وہاں پر گولی چلاتے ہیں یعنی without any discrimination ، آپ کو پتا بھی نہیں ہے کہ گولی کس کے سینے میں پیوست ہوئی ہے ، میں گزارش کرتا ہوں ان عوامل سے کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس ملک کو بچانا ہے ، ان elements کے ہاتھوں کو روکنا چاہیئے ، ایسا نہ ہو کل ہم ایک بہت بڑے پچھتاوے کا شکار ہوں ،

آج جو سازشیں وہاں پر پل رہی ہیں وہ اس لئے کہ بینظیر کی حکومت کو ختم کرنا ہے ' جناب والا ! اگر کسی حکومت کو democratically ختم کرنا ہے تو چلیئے ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن ہم آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ آپ وہاں پر لوگوں کا قتل عام کریں ' ہم آپ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ آپ بہانہ بنا کر سندھ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کریں ' ہم جانتے ہیں کہ یہ کن کا پلان ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ اس کے roots کہاں سے نکلے ہوئے ہیں ' آپ نے مختلف اخبارات اور کتابوں میں اس کے طریقے پڑھے ہوں گے ' میں بہت سی کتابوں کے referenceنہیں دینا چاہتا بلکہ ایسی کتابیں بھی چھپی ہیں کہ جناح پور کا سلسلہ ' فلاں کا سلسلہ ' ان سب کو float کیاگیا ہے ' لوگوں کی opinion کو معلوم کرنے کے لئے ' تا کہ اگر لوگ اس کے خلاف react نہ کریں تو ہم اس idea کو آگے بڑھائیں۔

میری گزارش ہے حزب اقتدار سے اور حزب اختلاف سے کہ وہ خدا کے لئے ! ان elementsکا ہاتھ روک دیں جو قتل عام پر اور تشدد پر یقین رکھتے ہیں کیونکہ قتل عام جمہوریت کی نفی ہے اور جمہوریت قتل عام کی نفی ہے ۔ اگر ہم نے ایسے elements کو اس ملک میں کھلا چھوڑ دیا تو میں سمجھتاہوں کہ یہ نہ صرف کراچی میں بلکہ پورے پاکستان میں یہ سلسلہ شروع ہو گا ' میری گزارش یہ ہے کہ اگر اس ملک میں جمہوری اقدار کو آپ نے سنبھالنا ہے ' ان کو نبھانا ہے ' ان کو آگے بڑھانا ہے ' آپ نے institutions بنانے ہیں' تو میں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دونوں جانب کے تمام دوستوں سے یہ کہوں گا کہ خدا کے لئے ہم اور آپ سب مل کر ایسے ہاتھ کو روک دیں جو پاکستان کی تقدیر سے کھیل رہے ہیں ' شکریہ۔

Mr. Presidisng Officer: The movers have already spoken on this motion. What is the sense of the House?

(Pause)

So, there are eight speakers on the list, the debate will continue. کب تک چلائیں ؟ Yes please.

پروفیسر خورشید احمد۔ دراصل آج یہ understanding تھی کہ وزیر تجارت تشریف لائیں گے اور میرے خیال سے Call Attention Notice پہلے آ جاتا ' by agreement آپ کے

جو موخر کیا گیا تھا، لیکن وہ بھی نہیں آئے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I apologize, he was to come but he had to rush to Peshawar. I apologize, I admit that commitment and I apologize for that.

پروفیسر خورشید احمد۔ تو پھر اسے کب رکھنا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ کل رکھ دیں۔

Mr. Presiding Officer: May be deferred for tomorrow, this is the intimation. So, your Call Attention Notice would be taken up tomorrow and so far as discussion on this motion is concerned, there are eight speakers, the debate is inconclusive. It will be continued on the next day. So the House is adjourned for tomorrow to meet at 9.30 a.m..

[Then the House adjourned to meet again at 9.30 of the clock in the morning on Monday, January 1, 1996]